رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ — ٹیلیفون نمبر ۹۱

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

اللہ اکبر — مسیح قادیانی

الفضل

روزنامہ — قادیان

ایڈیٹر غلام نبی — تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی — سالانہ ۱۵ — ششماہی ۸ — سہ ماہی ۴/۱۲

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ — قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸

جلد ۲۵	مورخہ ۶ محرم ۱۳۵۶ھ	یوم شنبہ	مطابق ۲۰ مارچ ۱۹۳۷ء	نمبر ۶۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۸ - مارچ - سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے ٭

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو نزلہ کی تکلیف سے بفضلِ خدا افاقہ ہے ٭

آج بعد نماز فجر گیانی واحد حسین صاحب نے محلہ دارالبرکات کی مسجد میں "سکھ مذہب" کے موضوع پر اور عشاء کی نماز کے بعد محلہ دارالرحمت کی مسجد میں انصاراللہ کے اجلاس میں اسی موضوع پر تقریر کی ٭

احمدیہ سپورٹس کلب اور قادیان میٹرکولیشن سنٹر کے درمیان آج ہاکی میچ ہوا۔ احمدیہ سپورٹس کلب ۹ گول پر جیت گیا۔ میچ کے بعد کلب کی طرف سے فروٹ پارٹی دی گئی ٭

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

عیسوی اور محمدی برکات کا ظہور

"دیکھو میں صاف صاف کہتا ہوں - اور کھول کر کہتا ہوں۔ کہ اس وقت اے مسلمانو! تم میں وہ لوگ بھی موجود ہیں۔ جو مفسر اور محدث کہلاتے ہیں۔ اور قرآن کے معارف اور حقائق جاننے کے مدعی ہیں۔ اور بلاغت اور فصاحت کا دم مارتے ہیں۔ اور وہ لوگ بھی موجود ہیں۔ جو فقراء کہلاتے ہیں۔ اور چشتی اور قادری اور نقشبندی اور سہروردی وغیرہ ناموں سے اپنے تئیں موسوم کرتے ہیں۔ اٹھو۔ اور اس وقت اُن کو میرے مقابلہ پر لاؤ۔ پس اگر میں اس دعوے میں جھوٹا ہوں کہ یہ دونوں شانیں یعنی شانِ عیسوی اور شان محمدی مجھ میں جمع ہیں۔ اور اگر میں وہ نہیں ہوں۔ جس میں یہ دونوں شانیں جمع ہونگی۔ اور ذوالبروزین ہوگا۔ تو میں اس مقابلہ میں مغلوب ہو جاؤنگا۔ ورنہ غالب آجاؤں گا۔ مجھے خدا کے فضل سے توفیق دی گئی ہے۔ کہ میں شانِ عیسوی کی طرز سے دنیوی برکات کے متعلق کوئی نشان دکھاؤں۔ یا شان محمدی کی طرز سے حقائق۔ معارف اور نکات اور اسرار شریعت بیان کروں۔ اور میدانِ بلاغت میں قوتِ ناطقہ کا گھوڑا دوڑاؤں اور میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے اور محض اسی کے ارادے سے زمین پر بجز میرے ان دونوں شانوں کا جامع اور کوئی نہیں ہے۔ اور پہلے سے لکھا گیا تھا۔ کہ ان دونوں شانوں کا جامع ایک ہی شخص ہوگا۔ جو آخر زمانہ میں پیدا ہوگا۔ اور اس کے وجود کا آدھا حصہ عیسوی شان کا ہوگا۔ اور آدھا حصہ محمدی شان کا۔ سو وہی میں ہوں جس نے دیکھنا ہو دیکھے جس نے پرکھنا ہو۔ پرکھے۔ مبارک وہ جو اب بخل نہ کرے اور نہایت بدبخت وہ جو روشنی پاکر تاریکی کو اختیار کرے" (ایام الصلح صفحہ ۱۵۹-۱۶۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحقیقاتی کمیشن کے متعلق ضروری اعلان

جملہ ممبر صاحبان تحقیقاتی کمیشن کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ مہربانی فرما کر ۲۰ مارچ بروز ہفتہ رات کی گاڑی سے دارالامان پہونچ جائیں۔ جناب صدر صاحب کمیشن کا ارشاد ہے کہ ۲۱ تا ۲۴ کمیشن اپنے اجلاس منعقد کرے ۲۱ کو صبح ہی حضرت میر صاحب کی کوٹھی پر تشریف لے آئیں کیونکہ ان سے صبح کے وقت کام کے متعلق مشورہ ہو سکے گا۔ اور ۹ بجے کے بعد حضرت میر صاحب ایک دوسری کمیٹی کی صدارت فرمائیں گے تاکیداً عرض ہے ؛

خاکسار غلام محمد اختر سکرٹری تحقیقاتی کمیشن

نہائت خوبصورت احمدیہ البم

جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے امام مسجد احمدیہ لنڈن نے ایک نہائت خوبصورت احمدیہ البم تیار کرایا ہے۔ جس میں اکتیس نہائت عمدہ اور جاذب نظر فوٹو ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ احضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کے نہائت خوبصورت فوٹوز کے علاوہ غیر ممالک مثلاً انگلستان۔ گولڈ کوسٹ فلسطین۔ جاوا۔ سماٹرا ہنگری مصر اور جنوبی افریقہ کے احمدی احباب کے گروپ فوٹو دیئے گئے ہیں۔ کانفرنس مذاہب لنڈن ۱۹۲۴ء کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور آپ کے رفقاء سفر کا فوٹو۔ پیرس کی ایک مسجد میں حضور کے ورود کا فوٹو بھی ہے۔ نیز مسجد احمدیہ لنڈن کی بہت سی تقاریب کے فوٹو دیئے گئے ہیں۔ جس میں انگلستان کے جلیل القدر اصحاب وقتاً فوقتاً شامل ہوتے رہے ہیں۔ قادیان کی آبادی کا ایک منظر جلسہ سالانہ کا فوٹو بھی ہے شروع میں ایک دیباچہ میں جماعت احمدیہ اور اس کے مرکز کے متعلق مختلف موقر برطانی اخبارات او بعض معزز لوگوں کے تاثرات درج کئے ہیں ؛ غرض البم ہر لحاظ سے نہائت ہی خوبصورت ہے اور تبلیغ احمدیت کے لئے بہت موثر چیز۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ ہے اور بک ڈپو تالیف واشاعت قادیان سے مل سکتا ہے ؛

تحریک جدید کا چندہ دوست جلد سے جلد ادا کریں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کے قلم سے

بعض نہائت اہم ضروریات کی وجہ سے اور تحریک جدید کی جائداد خریدنے کی وجہ سے تحریک جدید کا چندہ ختم ہو رہا ہے۔ اور کام کے رکنے کا احتمال ہے۔ ابھی گذشتہ دو سالوں کا بھی پچیس ہزار کے قریب روپیہ دوستوں کے ذمہ باقی ہے۔ جس کی نہ معافی انہوں نے لی ہے۔ اور نہ ادا کیا ہے۔ اس سال کی آمد بہت ہی کم ہے۔ تین ماہ میں صرف بیس ہزار کے قریب روپیہ آیا ہے۔ حالانکہ چالیس ہزار سے اوپر آچکنا چاہیئے تھا۔ دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس سال انہوں نے اپنی خوشی سے غیر معمولی مالی بوجھ اپنے سر لیا ہے۔ اور اس کے لئے غیر معمولی احتیاط اور غیر معمولی قربانی کی ضرورت ہے۔ پس ہر جگہ کی جماعتوں کو چاہیئے خاص زور دے کر چندۂ تحریک کی وصولی کی کوشش کریں۔ اور زائد کارکن جو کام کر کے چندہ کے علاوہ ثواب حاصل کرنا چاہیں مقرر کر کے وصولی کے کام کو وسعت دیں۔ اس وصولی کا اثر صدر انجمن احمدیہ کے چندوں پر نہیں پڑنا چاہیئے۔ بلکہ حقیقی قربانی اور ایثار سے کام لے کر سارے بوجھ جماعت کو اٹھانے چاہئیں۔ تا اللہ تعالے کی نصرتیں اور اس کے فضل نازل ہوں۔ اور اسلام کی کشتی منجھدار سے نکل کر اپنی منزلِ مقصود کی طرف روانہ ہو۔ اللہ تعالے آپ کے ساتھ ہو ؛

خاکسار میرزا محمود احمد

انتخاب عہدہ داران

کے متعلق

ضروری اعلان

بعض جماعتوں کی طرف سے سال رواں کے لئے عہدہ داروں کا جدید انتخاب ہو کر بغرض منظوری آیا ہے۔ اور ممکن ہے کہ بعض اور جماعتوں میں عہدہ داروں کے انتخابات ہو رہے ہوں۔ اس لئے تمام جماعتوں کو بذریعہ اعلان ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ابھی کسی نئے انتخاب کی ضرورت نہیں۔ ۳۰ اپریل ۱۹۳۸ء تک سابقہ عہدہ دار ہی ہر جگہ کام کریں گے۔ کیونکہ جو عہدہ دار جماعتوں میں کام کر رہے ہیں۔ ان کی تقرری یکم مئی ۱۹۳۵ء کو یا اس کے بعد ہوئی تھی۔ اور یہ تمام تقرریاں ۳۰ اپریل ۱۹۳۸ء تک کے لئے تھیں۔ پس ابھی کسی نئے انتخاب کی ضرورت نہیں۔ سب جگہ سابقہ عہدہ دار ہی کام کرتے رہیں ؛

ناظر اعلیٰ

درخواست ہائے دعا

(۱) برخوردار وحید احمد جو ویٹرنری کالج کلکتہ میں تعلیم پاتا ہے۔ اس کا ۱۵ مارچ سے امتحان شروع ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا کریں۔ خاکسار محمد سعید ویٹرنری آفیسر مونٹ آبو (۲) میری بچی بشریٰ بعارضہ نمونیہ بیمار ہے احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار فتح محمد راولپنڈی (۳) میرا چھوٹا بھائی جو مدرسہ احمدیہ میں پڑھتا ہے۔ عین امتحان کے آغاز میں بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہو گیا ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار فضل الٰہی کوٹری بند سندھ (۴) میں امسال انٹرمیڈیٹ فائنل کا امتحان دوں گا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالے مجھ کو نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ خاکسار محمد یسین لکھنؤ (۵) میں نے سٹیشن ماسٹری کا امتحان دینا ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد صدیق

651

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۶ محرم سنہ ۱۳۵۶ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمان عورتوں کو ارتداد سے روکنے کے لئے کیا کرنا چاہیئے

مسلمان عورتوں کے ارتداد کے آئے دن جو شرمناک واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں۔ ان کی اصل وجہ خانگی جھگڑے۔ اور خاوند سے ناموافقت ہوتی ہے۔ چونکہ ایک طرف تو مسلمانوں نے اسلام کے دوسرے احکام کی طرح خلع کے مسئلہ کو بھی پس پشت ڈال دیا ہے۔ جس کی غرض یہی ہے۔ کہ جب کسی بیوی خاوند میں نباہ نہ ہو سکے۔ تو وہ علیٰحدگی اختیار کر لیں۔ دوسری طرف علمائے سوء کی مہربانی سے رائج الوقت قانون میں یہ بیہودگی موجود ہے۔ کہ مسلمان عورت کے مرتد ہوتے ہی اس کا نکاح فسخ قرار دے کر خاوند سے علیٰحدہ کر دیا جاتا ہے۔ اس لئے خلع کرانے کی خواہش مند عورتیں جھٹ مرتد ہو جاتی ہیں۔ اگرچہ بعض ان میں سے دوبارہ مسلمان ہونے کا اقرار کر لیتی ہیں لیکن بہت سی ایسے پھندے میں پھنس جاتی ہیں۔ جس سے چھٹکارا پانا ان کے لئے محال ہوتا ہے۔ اس طرح کوتاہ اندیش۔ اور غلط کار مسلمان اسلامی حکم کی خلاف ورزی کر کے بھی ہاتھ ہی ملتے رہ جاتے ہیں:۔

ہم نے مسلمانوں کو اس لعنت سے بچانے کے لئے جہاں بارہا اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ فسخ نکاح کے متعلق موجودہ قانون میں ترمیم ہونی چاہیئے اور کسی مسلمان عورت کا نکاح ارتداد کے اعلان کی وجہ سے فسخ نہ کیا جائے وہاں یہ مشورہ بھی دیا ہے۔ کہ جب کسی میاں بیوی میں ناچاقی اور نااتفاقی انتہا کو پہنچ جائے۔ اور باوجود مصالحت کے لئے ممکن کوشش کرنے کے اصلاح نہ ہو سکے۔ تو اس خاندان یا اس گاؤں یا قصبہ یا محلہ کے ذمہ وار اصحاب کو کوشش کر کے ان کی علیٰحدگی کرا دینی چاہیئے۔ تاکہ معاملہ ارتداد تک پہنچ کر فریقین کی دین و دنیا کی رسوائی۔ اور ذلت کا موجب نہ ہو۔ اور نہ اسلام پر زد پڑے۔ اگر یہ طریق عمل اختیار کیا جائے۔ تو ہم سمجھتے ہیں۔ موجودہ قانون کی نہایت ہی نقصان رساں خامی کے باوجود مسلمان عورتوں کے ارتداد کے واقعات روکے جا سکتے ہیں۔ اور اس پہلو سے مسلمانوں کی ذلت و رسوائی جو روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ بند کی جا سکتی ہے:۔

اس کی تائید ایک تازہ واقعہ سے بھی ہوتی ہے۔ جو یہ ہے۔ کہ نورپور ضلع کانگڑہ کی دیوانی عدالت میں ایک شادی شدہ مسلمان عورت نے ارتداد کی آڑ لے کر اپنے خاوند کے خلاف تنسیخ نکاح کا دعوےٰ دائر کر رکھا تھا۔ مگر قبل اس کے کہ عدالت اپنا فیصلہ صادر کرتی۔ کانگڑہ کی جمعیۃ المخلصین کے صدر کی کوشش سے اس کا تصفیہ بیرون عدالت ہی ہو گیا۔ مدعیہ اس شرط پر ارتداد سے تائب ہو گئی۔ کہ اس کا خلع کرا دیا جائے۔ اور مدعا علیہ نے مہر وغیرہ کا تصفیہ کر کے طلاق دے دی:۔

اس قابل تعریف مثال کو پیش کر کے ہم ہر جگہ کے غیرت مند مسلمانوں کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ وہ اگر کہیں اس قسم کی الجھن دیکھیں۔ جس کا نتیجہ ارتداد کی شکل میں رونما ہونے والا ہو۔ تو اس کو سلجھانے کی کوشش کریں۔ اور قطعاً ارتداد تک نوبت نہ پہنچنے دیں۔ اگر نیک نیتی کے ساتھ کوشش کی جائے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ کامیابی حاصل نہ ہو۔ عام طور پر خاوندوں کی طرف سے حق خلع تسلیم کرنے سے انکار کیا جاتا ہے۔ اگر ان پر یہ واضح کر دیا جائے۔ کہ عورت مرتد ہو کر علیٰحدگی حاصل کر سکے گی۔ اور اس گناہ کا وبال تم پر بھی پڑے گا۔ اس کی بجائے جب شریعت تمہیں اجازت دیتی ہے کہ عورت کو جو کچھ تم نے دیا ہو۔ اور جو تمہارا خرچ آیا ہو۔ وہ لے کر خلع ہونے دو۔ تو پھر شاید ہی کوئی ایسا اجڈ ہو۔ جو اپنی ضد پر اڑا رہے۔ اگر اڑا رہے۔ اور اس کی عورت ارتداد اختیار کر کے اس سے علیٰحدہ ہو جائے۔ تو ایسے شخص کے ساتھ ایک قومی اور مذہبی مجرم کا سا سلوک کرنا چاہیئے۔ اگر اس قسم کی چند مثالیں بھی قائم ہو جائیں تو پھر ایسے معاملات میں کسی کو بے جا ضد کرنے کی جرأت نہ رہے:۔

اسی سلسلہ میں ہم یہ بھی توقع رکھتے ہیں۔ کہ نئے آئین کے ماتحت قائم ہونے والی مجالس آئین ساز میں فرض شناس مسلمان ممبر کوشش کریں گے کہ سابقہ قوانین میں جو نقائص پائے جاتے ہیں۔ انہیں دور کرائیں۔ انہی نقائص میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ ارتداد کا اعلان کرنے پر نکاح فوراً فسخ قرار دے دیا جاتا ہے۔ اور اتنا بھی نہیں دیکھا جاتا۔ کہ ارتداد کا اقرار محض دھوکہ اور فریب دینے کے لئے کیا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ بالکل واضح ہوتا ہے کیونکہ مرتد ہونے والی عورت جس مذہب کے اختیار کرنے کا اقرار کرتی ہے۔ اس کے متعلق اسے ذرہ بھر بھی واقفیت نہیں ہوتی۔ اس کے ارتداد کی غرض و غایت محض خاوند سے علیٰحدگی اختیار کرنا ہوتی ہے**

** لیکن اس کے لئے قانون کے نقص اور مسلمانوں کی حماقت کی وجہ سے اسے شرمناک طریق اختیار کرنا پڑتا ہے:۔

مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

اور

احمدی طلباء

اخبار "زمیندار" (۱۸- مارچ) میں مسلم یونیورسٹی علیگڑھ کے احمدی طلباء کی طرف منسوب کر کے ایک خط کا ترجمہ شائع کیا گیا ہے۔ جس کے متعلق لکھا ہے:۔

"یہ مسلم یونیورسٹی کے قادیانی طلباء نے یونیورسٹی کورٹ کے ارکان کے نام بھیجا ہے"

حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔ اس قسم کا کوئی خط احمدی طلباء کی طرف سے نہ شائع کیا گیا اور نہ یونیورسٹی کورٹ کے ارکان چھوڑ کسی رکن کو بھی بھیجا گیا۔ دراصل یہ غلط بیانی اسی مخالفانہ پراپیگنڈا کے سلسلہ میں کی گئی ہے۔ جو احمدیوں کے خلاف ایک خاص حلقہ کی طرف سے جاری ہے۔ اور جس کی غرض یہ ہے۔ کہ کسی احمدی کو یونیورسٹی سے فائدہ اٹھانے کا موقع نہ دیا جائے۔ لیکن جب تک منتظمین یونیورسٹی کا یہ دعوےٰ ہے۔ کہ انہوں نے یونیورسٹی کے دروازے ہر مذہب و ملت کے طلباء کے لئے کھلے رکھے ہوئے ہیں۔ اور اسی بناء پر حکومت بہت بڑی رقم بطور امداد دے رہی ہے۔ اس وقت تک ان کا فرض ہے کہ احمدیوں کے مذہبی جذبات۔ اور احساسات کا اسی طرح لحاظ رکھیں۔ جس طرح شیعوں اور دوسرے فرقوں بلکہ دیگر مذاہب کے لوگوں کے جذبات کا رکھتے ہیں۔ اور احمدی طلباء یہ مطالبہ کرنے میں بالکل حق بجانب ہیں:۔

مسلم یونیورسٹی کے ذمہ وار ارکان کے تدبر اور ہوشمندی سے توقع ہے۔ کہ بعض شوریدہ سر اور فتنہ پرداز لوگوں کی دھمکیوں میں آ کر کوئی ایسا قدم نہ اٹھائیں گے۔ جو ان کی تمام سابقہ روایات کو ملیامیٹ کرنے والا ہو۔ اور ان کی شہرت کے لئے نقصان رساں ہو:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیغمبرِ ایران حضرت زرتشت علیہ السلام

زرتشتی مذہب کے مقدس بانی کے مختصر سوانح حیات

(۱)

اسلام کی ایک زریں تعلیم

بین الاقوامی تعلقات کو درست رکھنے اور عالمگیر مواخات کا سلسلہ دنیا میں مضبوطی سے قائم کرنے کے لئے قرآن کریم نے بنی نوع انسان کے سامنے جو تعلیمات پیش فرمائی ہیں۔ ان میں سے ایک زریں تعلیم یہ ہے۔ کہ پیشوایانِ مذاہب اور ہادیانِ امم کی عزت وتکریم اور ان کا واجبی احترام ہر شخص کے لئے ضروری ہے۔ نہ صرف موجودہ پیشوایانِ مذاہب کا۔ بلکہ ازمنہ ماضیہ میں جو عظیم القدر ہستیاں گزر چکی ہیں۔ اور جنہوں نے امر الٰہی سے کسی مذہب کی بنیاد رکھی۔ اور انہیں خدا تعالےٰ نے قبولیت بخشی۔ ان کی عزت وحرمت بھی ہر شخص پر واجب ہے۔ اس کی وجہ قرآن مجید یہ پیش کرتا ہے۔ کہ جن ہادیانِ مذاہب کی غیر معمولی محبت عالمگیر طور پر لوگوں کے قلوب میں پائی جاتی ہے۔ وہ ضرور منجانب اللہ مبعوث کئے گئے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک بہت بڑا کارنامہ

یہ نکتۂ عظیمہ جو قرآن مجید نے بیان فرمایا۔ اگرچہ تیرہ سو برس سے قرآن کریم میں موجود تھا۔ مگر دنیا کے سامنے کھلے طور پر پیش کرنے کا فخر صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہی حاصل ہوا۔ اور آپ نے اپنی تحریرات میں بالتکرار اس کا ذکر فرمایا۔ چنانچہ ایک جگہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"آج آسمان کے نیچے صرف ایک ہی کتاب ہے۔ جو اس اصول پر زور ڈالتی ہے۔ کہ جن جن نبیوں اور رسولوں کو دنیا کی قومیں صادق مانتی چلی آئی ہیں۔ اور خدا نے عظمت اور قبولیت ان کی دنیا کے بڑے بڑے حصوں میں پھیلا دی ہے۔ وہ درحقیقت خدا کی طرف سے ہیں۔ زبانِ خلق نقارۂ خدا ایک مشہور مثل ہے۔ پس جبکہ خدا نے کروڑوں انسانوں کے دلوں میں یہی الہام کیا۔ کہ وہ لوگ سچے ہیں۔ اور نہ صرف اس قدر بلکہ خارق عادت کے طور پر ان کی نصرت اور مدد بھی کی۔ تو یہ ایک قوی دلیل اس بات پر ہے۔ کہ درحقیقت وہ خدا کے دوست ہیں۔ اور ان کی توہین خدا کی توہین ہے"

(مضمون مشمولہ چشمۂ معرفت صـ۱۵)

غرض خدا تعالےٰ کے وہ تمام انبیاءؑ جو مختلف بلاد وامصار میں مبعوث ہوئے خواہ وہ ہمارے علم میں ہوں یا نہ ہوں ان پر ایمان لانا اور ان کی عزت وتکریم کرنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ اور یہ وہ زریں اصل ہے کہ اگر دنیا اس پر عمل کرے۔ تو وہ بہت سے مناقشات جنہوں نے لوگوں کی زندگی کو تلخ بنا رکھا ہے دور ہوجائیں۔ اور اختلافِ مذاہب کے باوجود لوگ امن کے ساتھ رہ سکیں

زبانِ فارسی میں خدا کا کلام

انہی انبیاء میں سے جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے دنیا کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے ایک حضرت زرتشت علیہ السلام بھی ہیں جو ایران میں ہوئے۔ ایران میں اللہ تعالےٰ کے کسی نبی کے مبعوث ہونے کا ذکر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی احادیث میں بھی آتا ہے چنانچہ ایک دفعہ صحابہ نے دریافت کیا یا رسول اللہ کیا زبانِ فارسی میں بھی خدا تعالےٰ نے کبھی کلام کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کیوں نہیں۔ زبان فارسی میں بھی خدا تعالےٰ کا کلام اترا ہے۔

چنانچہ ایک الہام جو فارسی زبان میں پیغمبرِ ایران پر نازل ہوا یہ ہے ؎

این مشتِ خاک را گر نہ بخشم چہ کنم

چونکہ ایران کے اس جلیل القدر نبی کے حالات سے بہت کم لوگ واقف ہیں۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ ناظرین کے ازدیادِ معلومات کے لئے پیش کئے جائیں۔

قلتِ معلومات

افسوس ہے کہ کچھ مرورِ زمانہ کی وجہ سے اور کچھ حضرت زرتشت کے متبعین کی لاپرواہی اور مؤرخین کی غفلت کی وجہ سے انکے حالات پر ایسا پردہ پڑا ہوا ہے کہ ہندوستانی تو ایک طرف رہے ایرانی بھی صحیح حالات پر بہت کم اطلاع رکھتے ہیں۔ لیکن چونکہ مؤرخوں اور علوم قدیمہ کے ماہرین نے اپنی دقیق تحقیق کے بعد جو کچھ ہم تک پہونچایا ہے۔ اسے بغیر کسی معقول وجہ کے رد بھی نہیں کیا جاسکتا۔ اس لئے انہی بنیادوں پر بعض حالات ہدیۂ قارئین کئے جاتے ہیں:

حضرت زرتشت علیہ السلام کا زمانہ

اس امر میں بہت کچھ اختلاف پایا جاتا ہے۔ کہ حضرت زرتشت علیہ السلام کس زمانہ میں مبعوث ہوئے۔ بڑی ردو کد اور تحقیق کے بعد مورخین جس نتیجہ پر پہونچے ہیں وہ یہ ہے کہ ساتویں صدی قبل از مسیح کے آخر سے لے کر چھٹی صدی کے وسط تک یعنی ۶۶۰ سنہ لغایت ۵۸۳ سنہ قبل مسیح حضرت زرتشت علیہ السلام کا زمانہ ہے۔ اور ۷۷ برس کے قریب ان کی عمر قرار پاتی ہے:

اگر روایات کو درست تسلیم کیا جائے۔ تو آپ ہی کے وقت میں یہود کو بخت نصر قید کرکے بابل لے گیا اور پھر آپ سے ایک پشت بعد وہ رہا ہوگئے:

جائے پیدائش

حضرت زرتشت علیہ السلام کی جائے پیدائش کے متعلق بھی بہت کچھ اختلاف ہے۔ مورخین کا زیادہ حصہ اس طرف گیا ہے کہ آپ آذربیجان کے مغربی علاقہ میں پیدا ہوئے۔ اور اگر بہت ہی صحیح اندازہ لگائیں تو کہہ سکتے ہیں۔ کہ آپ کی پیدائش جھیل یورومیاہ کے قریب ہوئی:

سلسلۂ نسب

حضرت زرتشت گو بادشاہ کی صلب اور ملکہ کے بطن سے نہ تھے لیکن تھے خاندانِ شاہی سے یہ خاندان بادشاہ منوچہر پر جاکر ختم ہوجاتا ہے اس طرح منوچہر کی شجاعت۔ ایرج کی حمیت اور فریدوں کا خون آپ کی رگوں میں تھا۔ آپ کا سلسلۂ نسب پہلوی مصنفین نے یوں بیان کیا ہے:

زرتشت بن پوروشسپ بن پیترسپ بن اروندسپ بن ہیچدسپ بن چکشنوش بن پیتیرسپ بن ہردرش بن ہردار بن اسپنتمان بن ویدشت بن نایزم (یا ہایزم) بن راجشن (یا ایرج) بن دورانسرو (یا دورشیرین) بن منوچہر بن ایرج بن فریدوں:

آپ کے والد ماجد کا نام پوروشسپو یا پوروشسپ تھا والدہ کا نام دغدا (یا دکتاب نانا کا نام فرہرَدا یا فراہیرا اور نانی کا نام فرینو یا فرینیکی تھا:

آپ کے چچیرے بھائی میدیو ماونو یا میدیوماہا کا تاریخ میں اکثر ذکر آتا ہے۔ کیونکہ حضرت زرتشت کی تعلیمات سے سب سے پہلے وہی مستفیض ہوئے:

402

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت زرتشت کے دو بڑے اور دو چھوٹے بھائی بھی تھے۔ جن کے نام علے الترتیب یہ ہیں:۔ رتشتر۔ رنگشتر۔ نوتریگا۔ نوآتش

صحیح نام

اوستا میں حضرت زرتشت کا نام زرتُشترہ آیا ہے۔ لیکن مختلف زبانوں میں اختلافِ قاعدۂ ہجا نے مختلف صورتیں پیدا کر دی ہیں۔ چنانچہ لاطینی میں زوروایسٹریس۔ یونانی میں زوروآسٹرس۔ انگریزی میں زوراسٹر کہتے ہیں۔ پہلوی والے عموماً زرتُست لکھتے ہیں۔ اور مروجہ فارسی والے زرتُشت اور زرتشت وغیرہ نام لکھتے ہیں۔ لیکن اصلیت ان سب کی وُہی لفظ زرتُشترہ ہے۔

حضرت زرتشت کے متعلق پیشگوئیاں

اوستا میں کئی فقرے ایسے موجود ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت زرتشت کی بشارت صدیوں پہلے ہو چکی تھی۔ چنانچہ گاتھا سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پیدائش سے تین ہزار سال پیشتر آپ خواب میں خدا کے کسی مقدس بندے کو دکھائے گئے اور اُس نے آپ کی آمد کی پیشگوئی کی جمشید نے بھی اہرمنوں کو حضرت زرتشت کی پیدائش کی ہی دھمکی دی تھی:۔

پوروشسپ اور دغداو کی شادی

روایات کہتی ہیں۔ کہ آپ کی پیدائش کے وقت بہت سے معجزے ظہور میں آئے۔ جن میں سے ایک یہ ہے کہ ابھی آپ کی والدہ ماجدہ کی عمر چھوٹی ہی تھی۔ کہ آسمان سے ایک نور اُترا۔ جو اُن کے بطن میں داخل ہو گیا۔ اور اُس نور نے ان میں ایک ایسی کیفیت پیدا کر دی کہ باپ کے دل میں بیٹی کے آسیب زدہ ہونے کا خیال بیٹھ گیا۔ اور اس نے اس خیال سے کہ یہ پاگل ہو گئی ہے۔ میری بدنامی کا موجب نہ ہو۔ یا کوئی اور نقصان مجھے نہ پہنچائے گھر سے نکال دیا۔ وُہ بے سروسامانی کی حالت میں سفر کرتی ہُوئی اراک۔ یا الاک کے صُوبہ میں پہونچیں۔ اس علاقہ پر مدت سے حضرت زرتشت کے آباء و اجداد کا قبضہ چلا آتا تھا۔ چنانچہ حضرت زرتشت کے دادا نے اپنے بیٹے پوروشسپ کا نکاح اس سے کر دیا۔ اس طرح پوروشسپ اور دغداو کی شادی ہُوئی۔ اور وُہ نور ظہور میں آیا۔ جس نے ایران کو روشن کر دیا:۔

بے بنیاد قصّے

حضرت زرتشت کی پیدائش کے متعلق مورخین بہت سے قصے بیان کرتے ہیں مثلاً یہ کہ اس مکان کو ایک روشنی نے گھیر لیا۔ جس میں حضرت زرتشت پیدا ہونے والے تھے۔ اور پیدا ہونے کے ساتھ ہی غیب سے خوشی کے نعروں کی آواز آئی۔ ادھر بچہ نے پیدا ہوتے ہی بجائے رونے کے قہقہہ لگایا۔ مگر درحقیقت یہ سب قصے ہی ہیں۔ جو عقیدت مندوں نے گھڑ لئے:۔

ہلاک کرنے کی کوششیں

حضرت زرتشت کی پیدائش چونکہ اُن پیشگوئیوں کے مطابق ہُوئی۔ جو آپ سے پہلے خدا تعالےٰ نے کی تھیں۔ اس لئے اس زمانہ کے مولویوں اور جبہ پوشوں نے یہ دیکھ کر کہ یہی وُہ لڑکا ہے۔ جو کسی زمانہ میں بہت بڑا مصلح ہو کر انہیں نقصان پہونچائے گا۔ ان کو بچپن میں ہی ہلاک کرنے کی کوشش کی۔ اس کے متعلق زیادہ تر کوشش اس زمانہ کے فرعون دوراسروپ یا دوراسبونے کی۔ مگر خدا تعالےٰ نے دُشمنوں کو اپنی تدابیر میں ناکام رکھا۔ کہتے ہیں۔ کہ چار یا پانچ دفعہ آپ کی جان لینے کی کوشش کی گئی تھی۔ روایات میں اس امر کا ذکر بھی آتا ہے۔ کہ دوراسروپ کا بالآخر اللہ تعالےٰ نے ایک ہاتھ شل کر دیا۔ اور اس طرح اس کے کئے کا اُسے دُنیا میں ہی ایک زمانہ میں بدلہ مل گیا:۔

تعلیم

حضرت زرتشت نے جب اپنی عمر کے ساتویں برس میں قدم رکھا۔ تو پوروشسپ نے آپ کو ایک ذی علم اور بزرگ شخص کی زیر تربیت رکھ دیا۔ اس معلم کا نام برزین کروس تھا۔

تاریخ کا یہ حصہ چونکہ نہایت تاریکی کے پردوں میں پڑا ہوا ہے۔ اس لئے ہمیں حضرت زرتشت کے بچپن اور جوانی کے متعلق بہت کم حالات معلوم ہوتے ہیں۔ البتہ حالات سے اس امر کا ضرور پتہ چلتا ہے۔ کہ آپ بارہ تیرہ سال کی عمر میں ہی اُس وقت کے علماء سے مباحثات کیا کرتے۔ اور ہمیشہ اُن پر غالب آیا کرتے تھے۔ دوراسروپ نے تعلیم کے زمانہ میں بھی حضرت زرتشت کو زہر دینے کی کوشش کی۔ ایک دفعہ حصولِ علم سے بددل کرنا چاہا۔ مگر وُہ اپنی تمام تدابیر میں خائب و خاسر اور ناکام رہا:۔

شباب

پندرہ سے تیس برس کی عمر تک آپ پر عجیب حالت طاری رہی۔ آپ اپنے اوقات کا اکثر حصہ عبادت میں گزارتے اور حتے الوسع اپنی عبادات کو پوشیدہ رکھتے۔ ایک دفعہ ملک میں شدید قحط پڑا۔ تو ان کی ہمدردی کا جوہر جو پوشیدہ تھا۔ واضح طور پر ہر شخص کو دکھائی دینے لگا۔ چنانچہ کئی مثالیں ایسی لکھی ہیں۔ کہ انہوں نے خود تکلیف اٹھا کر بوڑھوں اور بھوکوں کو کھانا کھلایا۔ اور دوسروں کے جانوروں کو اپنے باپ کے ذخیرہ میں سے چارہ دے کر ڈالا:۔

بلوغت اور شادی

جب آپ بالغ ہو گئے۔ تو والدین نے شادی کی کوشش شروع کی۔ آپ نے اپنے والد سے کہدیا۔ جب تک میں اپنی منسوبہ کو نہ دیکھ لوں گا۔ شادی نہیں کروں گا۔ چنانچہ اس شرط کے تسلیم ہونے کے بعد آپ نے شادی کی۔

عزلت نشینی

روایات بتاتی ہیں۔ کہ بیس برس کی عمر میں آپ تمام تعلقات دُنیوی سے علیحدہ ہو کر ایک پہاڑ کی غار میں جا رہے اور دس سال تک اس میں عبادت کرتے رہے۔ مشہور ہے کہ اس دس سالہ عرصہ میں آپ نے کسی سے کلام نہیں کیا جس کا مطلب صرف یہی سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ آپ کو اس عرصہ میں دُنیا سے کوئی سروکار نہ تھا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس عرصہ میں آپ صرف پنیر پر گزارہ کرتے تھے:۔

صحبتِ صالحین کا شوق

آپ جب حق کی تلاش میں بیس سالہ عمر میں والدین کے گھر کو خیرباد کہہ کر نکل کھڑے ہُوئے۔ تو لکھا ہے۔ کہ ایک دفعہ چند آدمیوں سے آپ نے پوچھا۔ کہ "سب سے زیادہ حق کا متلاشی اور سب سے زیادہ بھوکوں کا پیٹ بھرنے والا تم نے کس کو پایا"

انہوں نے ایک شخص اوروتیدوہ تورانی کے سب سے چھوٹے بیٹے کا نام لیا۔ یہ اس کے پاس پہونچے۔ اور کچھ عرصہ اس کی صحبت میں رہے:۔

یہ تو ایک عالم باعمل شخص سے استفادہ کی مثال ہے۔ مگر حضرت زرتشت کی یہ کیفیت تھی۔ کہ آپ جہلاء اور معاندین کی باتوں سے بھی خذ ما صفا ودع ما کدر کا اصول اختیار کرتے ہُوئے فائدہ اٹھا لیتے۔ چنانچہ ایک مجمع میں بیٹھے تھے کہ آپ نے لوگوں سے دریافت کیا۔ وُہ کونسے اعمال ہیں۔ جن سے رُوح کو فائدہ پہونچ سکتا ہے۔ انہوں نے جواب دیا۔ بھوکوں کو کھانا کھلانا۔ جانوروں کو چارہ دینا۔ آتشکدہ کے لئے لکڑیاں لانا۔ اور دیوؤں کو پُوجنا۔ آپ نے پہلی باتوں کی تصدیق کی۔ لیکن آخری بات کی تردید کر دی۔ غرض حضرت زرتشت آغازِ شباب سے ہی اپنی سُلجھی ہُوئی طبیعت کے ماتحت عوام کو نیکی کی ہدایت کرتے۔ اور بُری باتوں سے روکتے۔ لیکن جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے۔ بیس سال کی عمر سے انہوں نے [illegible] اختیار کر لی۔ اور ہر وقت اللہ تعالےٰ کی عبادت اور اس کی یاد آپ کا شغل رہنے لگا۔ یہاں تک کہ اس حالت میں خدا تعالےٰ آپ سے ہمکلام ہوا۔ اور اس نے اپنی بھولی بھٹکی مخلوق کی اصلاح کا گراں مایہ فرض آپ کے کندھوں پر رکھ دیا:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موجودہ زمانہ میں بھگوان کرشن کا اوتار

حسب ذیل ٹریکٹ اردو اور ہندی میں یوم التبلیغ کے لئے طبع ہو رہا ہے۔ جن جماعتوں کو مقررہ تعداد سے زائد کی ضرورت ہو۔ وہ جلد مطلع فرمائیں۔ اور اطلاع کے ساتھ ایک روپیہ فی سینکڑہ کے حساب سے قیمت ارسال کر دیں۔ مجلس شاورت پر آنے والے دوست اپنی جماعتوں کے لئے دستی لے جائیں۔

بذریعہ اخبار الفضل ۱۴ مارچ ۱۹۳۷ء پھر توجہ دلائی گئی تھی۔ کہ جماعتیں مد نشر و اشاعت کے چندہ کی ادائیگی کا جلد انتظام کریں۔ اس زمانہ میں تبلیغ جیسے اہم فرض کے لئے نشر و اشاعت کو جتنی اہمیت حاصل ہے وہ ظاہر ہے۔ باوجود اس کے اگر یہ مد مقروض ہو۔ تو قابلِ افسوس امر ہے۔ جتنی جلدی ہو سکے ہر قبیل رقم ادا کر دینی چاہیئے۔ جو دوست شاورت پر تشریف لائیں۔ وہ اپنی جماعت کا بقایا ساتھ لیتے آئیں۔ باقی جماعتیں اپنا بقایا دفتر ہذا میں ارسال فرمائیں۔ اگر دفتر محاسب میں بھجوایا جائے تو اس چندہ کی تشریح کر دی جائے ؛

خاکسار مہتمم نشر و اشاعت قادیان

خدائے رحیم کا یہ ایک ازلی قانون ہے۔ کہ جب بھی دنیا میں ضلالت اور گمراہی کا زور ہو۔ لوگوں کے دل خدا تعالےٰ کی طرف سے ہٹ کر دنیا کی طرف لگ گئے ہوں۔ خدا تعالےٰ کی صحیح عبادت اور سچی پوجا دنیا سے مٹنے لگی ہو۔ تو وہ دیالو پرماتما اپنی طرف سے اپنا گیان دے کر کسی نہ کسی آدمی کو بھیجا کرتا ہے۔ جو لوگوں کی روحانی بیماریوں کو دور کر کے ان کے لئے ایک ایسا مارگ تیار کرتا ہے۔ جس پر چل کر وہ خدا تعالےٰ کے آستانہ پر پہونچ جاتے ہیں۔ یہ ایک ایسا اصل ہے۔ کہ دنیا کا کوئی آستک دہرم اس سے انکار نہیں کرتا۔ چنانچہ یوگیراج آنند کند بھگوان کرشن اسی کی طرف گیتا میں اشارہ فرماتے ہوئے ارجن کو یہ ضروری اپدیش کرتے ہیں۔

यदा यदा ही धर्मस्य
ग्लानि भ वति भारत ।
अ भ्यु त्थान भध र्म स्य
तदा तमानं सृ जा मभ्यहम् ॥
परि त्रनाय साधु मी वि नाशा
यच दुष्कृ तां मे ।
धर्म संस्था पनाथीया
सं भ वामि युगे युगे

ہے ارجن جب کبھی دنیا میں دھرم کا لوپ دغائب ہو جاتا ہے۔ اس کی جگہ ادھرم دپاپ اپھیل جاتا ہے۔ تب میں دنیا میں دھرم قائم کرنے اور ادھرم کا ناش کرنے کے لئے جنم دھارن کرتا ہوں۔ نیک لوگوں کی حفاظت اور دُشٹوں کے ناش کے لئے اور دھرم کو قائم کرنے کے لئے میں یُگ یُگ میں جنم دھارن کرتا ہوں ؛

کرشن بھگوان کے ظہور کی علامات

چنانچہ اس زریں اصل پر پرا چین رشیوں نے روشنی ڈالنے اور مخلوق کو گمراہی سے بچانے کے لئے چند نشانیاں بیان کی ہیں کہ جب وہ سنسار میں پائی جائیں۔ تو جان لو کہ کرشن بھگوان کا جنم ہوگا۔ مثلاً مہابھارت میں لکھا ہے "کل یُگ کے دورے میں اندھا دھند ادھرمی کی عملداری ہوگی۔ جھوٹ۔ فریب۔ ہتیا۔ غصہ۔ لالچ کا دور دورہ ہوگا۔ انسان کو خراب افعال سے رغبت اور نیک اعمال سے نفرت ہوگی جپ تپ پوجا پاٹھ آدمی نیک کاموں کو برہمن چھوڑ بیٹھیں گے۔ پوتر اور اپوتر چیزوں کا امتیاز نہ ہوگا۔ چھوت چھات کو واہیات سمجھیں گے۔ کھشتریوں کو رعیت پروری سے نفرت ہوگی۔ جرأت اور بہادری کھو بیٹھیں گے۔ غلہ بے مزہ اور پھل بے ذائقہ ہو جائیں گے۔ کم عمر صاحب اولاد ہونگے۔ آٹھ برس کی کنیا بچے جنے گی۔ گایوں کا دودھ گھٹ جائے گا۔ وقت پر بارشیں نہ ہونگی۔ امساک باراں سے عالمگیر قحط ہوگا۔ ناخن اور بال بڑھا کر لوگ مہاتما بن جائینگے۔ عورتوں کے چال چلن خراب ہو جائیں گے۔ خاوندوں کے ہوتے ہوئے نوکروں سے دبھچار کریں گی.... شراب خانے آباد ہوں گے۔ اور عبادتخانے ویران ہوں گے۔ جہاں پہلے دھرم ہوگا وہاں ادھرم کا زور ہوگا۔"

(مہابھارت بن پرب ۶۸۶-۶۸۷)

پھر لکھا ہے۔ "جب کل یُگ آئے گا سمجھ لیجئے۔ کہ دنیا کی ہوا پلٹ گئی۔ دنیا پر وہ پاپ ہوں گے۔ کہ زمین کانپ اٹھیگی۔ لڑکے والدین کو بے وقوف سمجھیں گے عورتیں لڑائی جھگڑوں سے مردوں کو دق کریں گی۔ جب اس طرح ادھرم کا پیالہ چھلکنے کو ہوگا۔ تو بھگوان جی کو تکلیف کرنی پڑے گی۔ یعنی کلگی بھگوان اوتار لیں گے۔ تب پاپ کی ناؤ ڈوبے گی اور دہرم کی بیل ہری بھری ہو گی"۔

(مہابھارت صفحہ ۶۸۹)

یہ وہ علامات ہیں جنکو مقدس رشیوں نے اپنی دھرم پستکوں میں اس لئے بیان فرمایا۔ کہ جب سنسار کی یہ دشا ہو۔ تو دھرماتما لوگ جان لیں۔ کہ اب کلگی بھگوان دنیا سے پاپوں کو دور کرنے اور دہرم کی رکھشا کرنے کے لئے جنم لیں گے۔

موجودہ زمانہ کی حالت

اس وقت زمانہ کی ہوا بالکل بدلی ہوئی ہے۔ اور جیسا کہ مقدس رشیوں نے تبلایا ہے۔ یہ زمانہ تمام پاپوں کا مرکز بنا ہوا ہے وہ کونسی برائی اور پاپ ہے جو آج کل نہیں پایا جاتا۔ دھرم کا صرف نام ہی باقی ہے۔ اس کا وجود دنیا سے مفقود ہو کر آسمان پر چلا گیا۔ گھر گھر اور کوچہ کوچہ میں پاپ کے نظارے دیکھے جاتے ہیں لوگوں کے اقوال اور اعمال میں زمین و آسمان کا تفاوت ہے۔ پنڈت۔ پادری گرنتھی۔ اپنے اپنے دھرموں کو چھوڑ چکے ہیں۔ ایمان کا اظہار صرف ان کی زبان پر ہے۔ لیکن دل نور ایمان سے خالی اور دہرم سے دور ہو چکے ہیں۔ ایسی اوستھا میں ضروری ہے۔ کہ کلگی بھگوان جنم دھارن کر کے سنسار میں ستیہ کا اپدیش کریں۔ اس زمانہ کی خبر سب مذاہب میں دی گئی ہے۔ اور تمام مذاہب کے بزرگ اس زمانہ کی برائیوں سے تنگ آ کر آسمان کی طرف ٹکٹکی لگا کر خدا تعالےٰ سے مدد کے خواہاں ہیں۔ اور روز و شب چلا چلا کر یہ دعا کر رہے ہیں۔ کہ ہے پرماتما تیرا وعدہ ہے کہ نیکوں کی حفاظت کے لئے میں دنیا میں اوتار بھیجا کروں گا۔ اب وقت ہے کہ آپ اس وعدہ کو پورا کر کے اپنے کسی بھگت کو دنیا کے سدھار کے لئے بھیجیں اگر آپ نے ہماری پرارتھنا کو سویکار نہ کیا تو پھر دنیا میں تیرا نام لینے والے نہ ملیں گے

آج ہندو قوم کا بچہ بچہ کرشن جی کے انتظار میں چشم براہ ہے۔ ان کے اخباروں۔ رسالوں۔ نظموں۔ نثروں اور لیکچروں میں کرشن جی سے آنے کی التجا کی گئی ہے۔ کہ ہے کرشن اگر اب آپ نہ آئے۔ تو زمانہ سے دہرم کا نام مٹ جائے گا۔ اس لئے آپ جلدی اوتار دھارن کر کے دھرم کو قائم کریں۔

ایڈیٹر صاحب "ملاپ" اور موجودہ زمانہ

ہندوؤں کے مشہور اخبار ملاپ کے ایڈیٹر صاحب اس زمانہ کا یوں نقشہ کھینچتے ہیں:۔

"جب میں یہ نظارہ دیکھتا ہوں تو میری آنکھیں جو لاکھوں برس پیچھے کے بھارت ورش کو دیکھ رہی تھیں۔ موجودہ زمانہ کی طرف واپس آ جاتی ہیں۔ لاکھوں برس پہلے جن راکھشوں کو رام چندر نے بھگایا تھا وہ آج اتنے بڑھ گئے ہیں۔ کہ آگے پیچھے دائیں بائیں وہی دکھائی دیتے ہیں۔ گھر گھر میں دویش کی اگنی جل رہی ہے بڑے چھوٹوں کو چھوٹے بڑوں کو کھا رہے ہیں۔ راجوں کے سنگھاسن ہل رہے ہیں۔ غریبوں کی جھونپڑیاں اکھڑ رہی ہیں۔ نہ بادشاہوں کے دل میں چین ہے نہ مفلس کو اطمینانِ قلب حاصل ہے۔ خود غرضی اور آرام طلبی کا راجیہ ہو چکا ہے۔ دوسروں کا خون چوس کر اپنے جسم کی پرورش کرنے کا جذبہ پورے جوبن پر ہے۔ فساد کی آگ روشن ہے۔ دبھچار کے شعلے بھڑک رہے ہیں۔ جھوٹ فریب اور مکاری کی اگنی میں لوگ دگدھ ہو رہے ہیں۔... غرضکہ راکھش بھاؤں نے دنیا کو ایک عالمگیر اگن کنڈ میں تبدیل کر دیا ہے اور بھارت ورش تو خاص طور پر بہشت کی جگہ دوزخ بن چکا ہے"۔

(ملاپ ۸ نومبر ۱۹۳۱ء)

ڈاکٹر ستیہ پال صاحب

مشہور کانگرسی لیڈر ڈاکٹر ستیہ پال صاحب نے ایک مضمون تیج کے کرشن نمبر میں لکھا۔ اُس میں وہ بھگوان کرشن کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"دیکھو مہاراج صاف صاف سن لو تم نے دریودھن کو بھی کھری کھری سنائی تھیں ہم بھی تمہیں کھری کھری سناتے ہیں۔ اگر تمہاری طرف سے سرد مہری کا برتاؤ رہا تو ہم بھی تم کو بھول جائیں گے۔ نہ ہم رہینگے نہ تمہارا نام رہے گا۔ تمہارا نام بھی ہمارے نام کے ساتھ وابستہ ہے۔ برا نہ مانئے گا روز روز تمہیں بلا بلا کر ہم بھی مایوس ہو گئے ہیں۔ تم ہو کہ آنے کا نام بھی نہیں لیتے۔ اور اس جانب تمہارا خیال ہی نہیں۔ الٹی میٹم دے دیں۔ آخری بات کہدیں۔ اگر اب بھی ہماری چیخ و پکار پر آپکو دیا نہیں آئی اور ہماری حالت زار پر آپ کو رحم نہ آیا تو پھر ہم بھی تم سے روٹھ جائینگے اور تم کو یاد کرنا چھوڑ دینگے۔ ہماری وفا میں تبدیلی ہونے کا احتمال ہے"

(تیج کا کرشن نمبر ستمبر ۱۹۳۱ء)

مسٹر شانتی پرشاد صاحب بی اے ایل۔ ایل۔ بی

اسی طرح ایک اور ہندو لیڈر لکھتے ہیں

"گذشتہ ایک ہزار برس سے جو ہندوستان میں آفتیں نازل ہوئی ہیں۔ ان کی مثال دنیا کی تاریخ میں نہیں پائی جاتی۔ لیکن بیسویں صدی میں سوشل زوال اور پولیٹیکل گراوٹ انتہائی حالت کو پہنچ گئی ہے۔ اگر بھگوت گیتا میں کرشن بھگوان کا وعدہ سچا ہے تو ان کے اوتار کی سب سے زیادہ ضرورت آج کل ہے۔ اس لئے بھگوان کرشن آؤ جنم لو۔ دنیا میں سے ناپاکی کو دُور کرو۔ دھرم پھیلاؤ..... اور یہ وعدہ پورا کرو۔ ؎

چو بنیاد دیں سُست گردد ہمے
نمائند خود را بشکل کسے"

(تیج کا کرشن نمبر ۱۸ اگست ۱۹۳۱ء)

ان اقوال سے یہ بات اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے۔ کہ موجودہ زمانہ میں ہندو اصحاب بھی اس ضرورت کو سختی کے ساتھ محسوس کر رہے ہیں۔ کہ کلکی بھگوان جنم لے کر ہمارے دکھوں کو دُور کریں۔ اور یہ احساس اس قدر بڑھ گیا ہے۔ کہ وہ بے چین ہو رہے ہیں۔ بلکہ وقت اور زمانے کی ضرورت سے تنگ آ کر وہ اس قسم کے مایوسانہ الفاظ بولنے لگے ہیں۔ کہ اگر انہوں نے اپنا وعدہ پورا نہ کیا تو پھر دنیا میں اس کا نام لیوا کوئی نہ رہیگا۔

موجودہ زمانہ کا اوتار

جب زمانہ کی یہ دشا تھی۔ اور لوگ روحانی پانی کو ترس رہے تھے۔ قریب تھا کہ ایشوری گیان کے بغیر ان کی روحانی موت ہو جاتی۔ کہ اچانک وہ خدا جس نے ہر موقع پر اپنے بھگتوں کے دکھوں کو دُور کیا اس موقع پر بھی اس نے پکار کو سنا۔ اور روحانی دکھوں کے دور کرنے کے لئے اپنی طرف سے ایک مصلح بھیجا۔ جس کا نام نامی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ آپ نے پرماتما سے گیان حاصل کر کے لوگوں کو پرماتما کے بتائے ستیہ مارگ کی طرف بلایا۔ اور فرمایا۔ کہ اے میرے ہندو بھائیو! پرماتما نے مجھے تمہارے روحانی جسمانی دکھوں کو دور کرنے کیلئے بھیجا ہے۔ تم اگر پرماتما کے درشن کرنا چاہتے ہو تو میری شرن میں آؤ۔ میں تمہیں وہ مارگ بتاؤں گا۔ جس پر چل کر تم پرماتما کے درشن کر سکوگے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے اپنے دعوے کو ان پاک الفاظ میں بیان فرمایا ہے:۔

"میں ہندوؤں کے لئے بطور اوتار کے ہوں۔ اور میں عرصہ بیس برس سے یا کچھ زیادہ برسوں سے اس بات کو شہرت دے رہا ہوں۔ کہ میں ان گناہوں کے دور کرنے کے لئے جن سے زمین پُر ہو گئی ہے۔ جیسا کہ مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہوں۔ ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ میں بھی ہوں۔ جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں سے ایک بڑا اوتار تھا۔ یا یوں کہنا چاہیئے کہ روحانی حقیقت کی رو سے میں وہی ہوں۔ یہ میرے خیال اور قیاس سے نہیں ہے۔ بلکہ وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے۔ اس نے یہ میرے پر ظاہر کیا ہے۔ اور نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ مجھے بتلایا ہے کہ تو ہندوؤں کے لئے کرشن اور مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود ہے۔ ..... واضح ہو کہ راجہ کرشن جیسا کہ میرے پر ظاہر کیا گیا ہے۔ درحقیقت کامل انسان تھا جس کی نظیر ہندوؤں کے کسی رشی اور اوتار میں نہیں پائی جاتی۔ اور اپنے وقت کا اوتار اور رشی تھا۔ جس پر خدا کی طرف سے روح القدس اترتا تھا۔ وہ خدا کی طرف سے فتحمند اور با اقبال تھا جس نے آریہ ورت کی زمین کو پاپ سے صاف کیا۔ وہ اپنے زمانہ کا درحقیقت نبی تھا۔ جس کی تعلیم کو پیچھے سے بہت باتوں میں بگاڑ دیا گیا۔ وہ خدا کی محبت سے پُر تھا۔ اور نیکی سے دوستی اور شر سے دشمنی رکھتا تھا۔ خدا کا وعدہ تھا۔ کہ آخری زمانہ میں اس کا بروز یعنی اوتار پیدا کرے۔ سو یہ وعدہ میرے ظہور سے پورا ہوا۔..... سو میں کرشن سے محبت کرتا ہوں۔ کیونکہ میں اس کا مظہر ہوں"

(لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۳۳-۳۴)

آخری نویدن

میرے ہندو بھائیو! آپ نش پکش ہو کر بھگوان کلکی کے جیون پر غور کریں اور یدی ان کی سچائی آپ پر کھل جائے تو آپ شیگھر ہی ان کی سیوا میں آ کر گیان روپی جل سے اپنی آتما کو پوتر کریں۔ ایشور آپ کو ستیہ کے گرہن کرنے کی شکتی دے۔

آپ لوگوں کا شبھ چنتک محمد عمر
خاکسار
مہتمم نشر و اشاعت صیغہ دعوۃ و تبلیغ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تیروگاتی (بنگال) میں احمدیت کی ترقی

احمدی بھائیوں کے اخلاص کا ایک نمونہ

ضلع میمن سنگھ میں کشور گنج کے نزدیک ایک احمدی جماعت موضع تیروگاتی میں ہے جس کے کل افراد ۵۷ ہیں۔ اور جس کے سب سے پہلے اور مخلص دوست اور مبلغ میاں سید مصطفےٰ علی صاحب تھے۔ جو قادیان میں بھی تعلیم کے لئے گئے تھے۔ اور اب انتقال فرما چکے ہیں۔ (اللھم اغفرہٗ) یہ جماعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے جلد جلد ترقی کر رہی ہے۔ ۲۵ مئی ۱۹۳۶ء کو جب میں سائیکل پر سفر کرتا ہوا رنگپور سے واپسی پر معہ دیگر چار احمدی انصار اللہ کے یہاں آیا۔ تو اس جماعت نے ایک تبلیغی جلسہ کرا کر میری تقریر کرائی۔ اس وقت اس علاقہ کے ایک سرکردہ اور خلافتی لیڈر میاں وسیع الزمان خان صاحب ساکن پیک نشاہ بھی تشریف لائے تھے۔ جنہوں نے تقریر کے بعد ۵-۶ گھنٹہ بحث بھی کی۔ اور آخر اللہ تعالےٰ کے فضل سے مجھ سے بیعت کا خط قادیان لکھوا دیا۔ وہ معہ اپنی دونوں بیویوں اور ایک لڑکی کے احمدی ہو گئے۔ ان کے علاوہ اور بھی ۶-۷ آدمیوں نے بیعت کی۔ جس سے یہاں کی جماعت اور مضبوط ہو گئی۔ اور اس علاقہ میں ایک ہل چل پیدا ہو گئی۔ اللہ تعالےٰ کا فضل یہ ہوا۔ کہ میاں وسیع الزماں خان صاحب کی تبلیغ سے ایک جوان حاجی سید علی صاحب بھی احمدیت میں داخل ہو گئے:۔

گذشتہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر تیروگاتی کی جماعت کے پاس مشاورت کے متعلق قادیان سے ایک اردو چٹھی آئی۔ چونکہ یہ دوست خود اردو پڑھنا نہیں جانتے۔ اس لئے ایک غیر احمدی مُلا سے پڑھوائی۔ اس نے ازراہ شرارت یہ مطلب بتایا۔ کہ تم کو حکم آیا ہے۔ تین چار دن گھر سے باہر نہ جانا ہوگا۔ یہ سنکر سب احمدی گھروں میں بیٹھ گئے۔ اور تلاوت قرآن مجید کرتے رہے۔ آخر دوسرے یا تیسرے دن جناب قاضی خلیل الرحمٰن صاحب ڈپٹی کلکٹر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاوا میں تبلیغ اسلام

ایک احمدی مجاہد کی تبلیغی رپورٹ

مسجد کیلئے ایک قطعہ زمین

اللہ تعالیٰ کے فضل سے احباب جماعت احمدیہ گاروت نے ایک قطعہ زمین جس کا طول وعرض ۱۵ اور ۱۳ میٹر ہے مسجد کے لئے خرید لیا ہے۔ زمین کی اصل قیمت ۸۰ گولڈن تھی۔ مگر مالک زمین نے اس خیال سے کہ وہ مسجد کے لئے خریدی جا رہی ہے نصف قیمت پر بیچنا منظور کیا۔ اس کے بعد جماعت نے عمارت کی تعمیر کے لئے ضروری اشیاء فراہم کرنی شروع کر دیں۔ اب بفضلہ تعالیٰ بہت سی چیزیں مہیا ہو گئی ہیں۔ چونا۔ بعض غیر احمدی دوستوں نے جن سے ہمارے تعلقات اچھے ہیں۔ دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اسی طرح ستون بھی گاروت کے نمبردار نے دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ اس مسجد پر قریباً ۱۰۰ گولڈن خرچ ہونگے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ جو مسبب الاسباب ہے۔ اپنے فضل سے اس مسجد کی تعمیر کی توفیق عطا فرمائے

طریقہ قادریہ کے ایک عالم سے گفتگو

شوال کے پہلے ہفتہ میں عاجز ایک عالم کے پاس گیا جو طریقہ قادریہ کے عالم ہیں۔ ان کے چند مرید سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ پہلے روز مجدد اور مہدی کی بعثت کے مسائل ان کے سامنے پیش کئے گئے۔ جسے انہوں نے بلا تردید قبول کر لیا۔ دوسرے روز آخری زمانہ کی علامات اور مسیح بن مریم کے نزول کے متعلق گفتگو ہوئی۔ تیسرے روز امکانِ نبوت کے متعلق قرآنی آیات واقوال سلف سے بتایا گیا۔ کہ نبوت امت محمدیہ میں جاری ہے۔ اور قیامت تک جاری رہے گی۔ اس پر انہوں نے کہا۔ کہ یہ مسئلہ ذرا مشکل ہے۔ آپ مجھے مہلت دیجئے۔ کہ اس مسئلہ پر ایک ہفتہ تک غور کر لوں۔ میں نے کہا بہت اچھا۔ لیکن آپ کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ وہ دلائل جو میں نے آپ کے سامنے پیش کئے ہیں۔ صرف یہی دلائل اجرائے نبوت کے نہیں۔ بلکہ اور بھی بہت سے دلائل ہیں۔ ایک دو ہفتہ کے بعد انہوں نے اپنے بعض مریدوں کی وساطت سے مجھے پیغام بھیجا۔ کہ اگر آپ کے پاس وقت ہو۔ تو آپ ہر جمعرات کی رات کو میری مسجد میں تصوف کی کسی کتاب کا جو حضرت امام مہدی کی تصانیف میں سے ہو۔ درس دیا کریں۔ چنانچہ تین ہفتہ سے میں نے ان کی مسجد میں "آئینہ کمالات اسلام" کا درس دینا شروع کیا ہے۔ جو بالعموم ½۸ بجے شام سے ½۱۰ تک ہوتا ہے۔ سامعین جن کی تعداد ۵۰۔ ۶۰ کے درمیان ہوتی ہے۔ نہایت دلچسپی سے سنتے ہیں۔ درس کے ختم ہونے کے بعد کوئی نہ کوئی مسئلہ چھڑ جاتا ہے۔ احباب دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو قبول حق کی توفیق عطا فرمائے

ایک انجمن کے بعض ممبروں کا شوق تحقیق

گاروت میں ایک انجمن ہے۔ جس کا نام Pioeindu Uereeniging ہے۔ اور بھی بہت سی انجمنیں ہیں۔ لیکن یہ ان میں سے ممتاز حیثیت رکھتی ہے۔ کیونکہ اس کے اکثر ممبران سرکاری دفاتر کے ملازمین اور سکولوں کے اساتذہ ہیں۔ اس انجمن کے بعض ممبروں کے دلوں میں یہ احساس پیدا ہو رہا ہے۔ کہ کیوں نہ ہم بھی احمدیت کی تحقیقات شروع کریں۔ تاکہ اگر واقعہ میں یہ لوگ سچے ہیں۔ تو حق کے قبول کرنے میں ہمیں کوئی عذر نہ ہو۔ چنانچہ اسی خیال پر اس کے دو ممبروں نے مجھ سے درخواست کی ہے۔ کہ آپ ہمیں عربی کے کچھ قواعد پڑھائیں۔ تاکہ اس کے ذریعہ ہم قرآن کریم با ترجمہ آسانی سے سیکھ سکیں۔ چنانچہ پانچ ہفتہ سے برابر ان کو پڑھاتا ہوں۔

انصار اللہ کی ٹریننگ

انصار اللہ کو ہر بدھ کی رات کو احمدیت کے خاص خاص مسائل کے نوٹس لکھائے جاتے ہیں۔ اور انجمن Pembela Islam کے اعتراضات کے جوابات تصریح سے دیئے جاتے ہیں۔ ہمارے کلب ہاؤس میں ۳۵ لڑکے اور لڑکیاں پڑھتے ہیں۔ اور باقی احباب کو ہفتہ میں دو دفعہ اسلامی اصول کی فلاسفی کا درس دیا جاتا ہے۔

۱۵ جنوری کو محمد محی الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت ہائے جاوا کے بلانے پر عاجز Tjiandjur جو گاروت سے ۱۲۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ تبلیغ کی غرض سے گیا۔ چیانجور۔ بتاویہ اور گاروت کے بالکل درمیان واقع ہے۔ وہاں جماعت قائم ہو چکی ہے مگر ابھی ابتدائی حالت میں ہے۔ جنوری میں ملک عزیز احمد خاں صاحب تبلیغ کی غرض سے وہاں مقیم تھے۔ اب بتاویہ واپس چلے گئے ہیں عاجز کے علاوہ ملک صاحب اور دو مقامی آدمیوں نے لیکچر دیئے لیکچروں کے بعد سوالات کا سلسلہ شروع ہوا۔ جو ۳ بجے رات تک جاری رہا۔

وسط جاوا کا تبلیغی دورہ

کالج کے طلباء کی تعطیلات میں نے ایک پروگرام مرتب کیا ہے۔ کہ جون وجولائی یعنی چھٹیوں کے دنوں میں وسط جاوا کا دورہ کیا جائیگا۔ اگر ہمارے پاس کافی اخراجات ہوئے۔ تو عاجز معہ ملک عزیز احمد صاحب مشرقی جاوا تک دورہ کریگا اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ اس سفر میں دو تین مہینے لگ جائیں گے۔

سات سٹوڈنٹس ہمارے ساتھ ہونگے۔ اور وہ بھی تمام کے تمام وسط جاوا کے مختلف بڑے بڑے شہروں کے رہنے والے ہیں۔

انجمن محمدیہ جس کی شاخیں جاوا۔ سماٹرا۔ بورنیو اور سلیبس میں پھیلی ہوئی ہیں۔ ایک بہت بڑی تربیتی انجمن ہے پہلے پہل جب مرزا ولی احمد بیگ صاحب پیغامیوں کے مبلغ جاوا آئے۔ تو اس انجمن سے ان کا زیادہ تعلق تھا۔ مگر دو تین سالوں کے بعد ان کی بعض چالاکیوں اور دھوکہ بازیوں سے ان کا تعلق انجمن مذکورہ سے ٹوٹ گیا انجمن مذکورہ کا سنٹر بھی وسط جاوا ہے عیسائیوں کا مرکز بھی اسی شہر میں ہے۔ اور ان کا مقابلہ کرنے کی ضرورت ہے

جماعت کی تربیت

کلب ہاؤس گاروت میں جماعت احمدیہ کی روحانی تربیت کیلئے ہفتہ میں دو دفعہ اسلامی اصول کی فلاسفی کا درس دیا جاتا ہے۔ باقی وقت جو میرے پاس ہو۔ اسکو ان اعتراضات کے جواب لکھانے میں صرف کرتا ہوں جو اب تک ضبط تحریر میں نہیں آئے

ایک مطبع کا قیام

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ گاروت نے ایک مطبع بقیمت ۵۳۰ گولڈن۔ ۔ ۔

مسٹر عبداللہ یوسف علی کا ترجمہ قرآن

اسلامیہ کالج لاہور کے حبیبیہ ہال میں پچھلے دنوں ایک ایسا واقعہ رونما ہوا جس نے مسٹر عبداللہ یوسف علی کی عربی دانی کے متعلق بحث وتحقیق کا دروازہ کھول دیا۔ اور ہم نے لکھا تھا کہ اگر صحیح ہے کہ مسٹر یوسف علی عربی زبان کے ماہر نہیں ہیں۔ تو ان کا مترجم قرآن ہونا باعث تشویش ہے۔ تراجم کو سامنے رکھ کر ترجمہ کرنے کی حکمت عملی ایک طفلانہ کھیل ہے جس سے قرآن کریم کی حرمت وعظمت کو بہت بالاتر ہونا چاہیئے۔

اس کے جواب میں بعض معاصرین نے یہ رائے ظاہر کی۔ کہ اس ترجمہ کو دیکھنا چاہیئے۔ جو مسٹر عبداللہ یوسف علی نے پیش کیا ہے۔ اگر وہ صحیح اور مفید ہو۔ تو مترجم کی عربی دانی کی بحث کی ضرورت ہی مرتفع ہو جاتی ہے چنانچہ ان معاصرین کی دعوت پر لوگوں نے مسٹر عبداللہ یوسف علی کے ترجمہ قرآن کیطرف رجوع کیا۔ اور ہمیں بہت سے مراسلات موصول ہو گئے جن میں اس ترجمہ کے وہ فاش

404
Digitized by Khilafat Library Rabwah

بورڈنگ تحریک جدید قادیان

ہر مومن کا فرض ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہر حکم پر لبیک کہے۔ مطالبات تحریک جدید کے پورا کرنے کے لئے سرگرمی دکھائے۔ اور اگر کسی کمزوری کی وجہ سے حصہ نہ لے سکتا ہو تو اس کی راتوں کی دعائیں اور بیقراریاں اس وقت تک بند نہ ہوں جب تک کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل وکرم سے اس کی کمزوری کو دور نہ کر دے اور وہ بوجھ جو انسان کے نفس کے ساتھ شیطان نے باندھ رکھا ہے۔ اتر نہ جائے۔ تاکہ وہ روحانی منازل کے طے کرنے میں سبک ہو جائے۔ پس تحریک جدید کے ہر مطالبے پر لبیک کہنے کے لئے ہر احمدی کو تیار رہنا چاہیئے۔ اور کمزوری کو اللہ تعالےٰ کا فضل جذب کرکے دور کرنا چاہیئے۔

اس وقت اسلام ہر مومن سے وہ مطالبہ کرتا ہے۔ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کیا گیا تھا۔ اور وہ اولاد کی قربانی کا مطالبہ ہے۔ بڑھاپے کی اولاد زیادہ عزیز ہوتی ہے۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام جیسے حساس کے اپنے پیارے بچے اسمٰعیل ع کے متعلق جو جذبات ہونگے ان کا کون اندازہ کر سکتا ہے مگر ہزار ہزار رحمتیں ہوں اس پاک وجود پر جس نے اللہ تعالےٰ کا حکم پاکر اپنے عزیز بچے اسمٰعیل کو ایسے جنگل میں چھوڑا جہاں نہ دانہ تھا نہ پانی جہاں سوائے ریت کے ٹیلوں اور تپتے ہوئے پتھروں کے کچھ نہ تھا۔ وہ جگہ جہاں درندے بھی اپنا قدم رکھنا پسند نہیں کرتے تھے الغرض اس بے آب وگیاہ جنگل میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے پیارے لخت جگر کو محض اس لئے چھوڑ دیا۔ کہ اس کے پیدا کرنے والے کا یہی مطالبہ تھا۔ فوراً لبیک اللھم لبیک۔ لبیک لا شریک لک لبیک کہتے ہوئے اپنے بچہ کو اللہ تعالےٰ کے حضور پیش کر دیا۔

آج بھی جماعت احمدیہ سے وہی مطالبہ کیا گیا ہے۔ جو خدا تعالیٰ نے اپنے پاک بندے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کیا تھا۔ کیا جماعت احمدیہ اپنے مالک کی آواز پر لبیک نہ کہے گی بفضل خدا ایسے مبارک وجود اب بھی ہیں جو اپنے باپ حضرت ابراہیم ع کی قربانی کو محض قصہ نہ رہنے دیں گے۔ بلکہ اپنے بچوں کو اس مطالبہ پر لبیک کہتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے قدموں میں ڈال دیں گے۔

میرا مقصد یہ ہے۔ کہ وہ تحریک جدید کے ماتحت بچوں کو قادیان میں تعلیم و تربیت کے لئے بھیج کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں۔

مبارک ہے۔ وہ وجود جس نے اللہ تعالےٰ کے حکم کے ماتحت اپنے بچوں کو بورڈنگ تحریک جدید میں داخل کیا اور مبارک ہے وہ وجود جو اس کا ارادہ رکھتا ہے۔

اس وقت خاکسار ان سے جو اپنے بچوں کو اللہ تعالےٰ کی دین سمجھتے ہیں اور ان کی زندگی اللہ تعالےٰ کی عبودیت میں گذارنے کے خواہش مند ہیں کہنا چاہتا ہوں کہ وہ اپنے بچوں کو بورڈنگ تحریک جدید میں داخل کرا کر جہاں اپنے فرض سے سبکدوش ہوں جو تربیت اولاد کے متعلق ان پر عاید ہوتا ہے وہاں لبیک اللھم لبیک۔ لبیک لا شریک لک لبیک کا دیوانہ وار شور مچا کر اسوہ ابراہیمی پر عمل کریں۔

خاکسار۔ ملک سعید احمد بی۔ اے
سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ تحریک جدید قادیان

امانت فنڈ کے متعلق اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اس وقت صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں دو قسم کی امانتوں کا روپیہ موصول ہو رہا ہے۔ احباب و عہدہ داران جماعت کو چاہیئے۔ کہ وہ روپیہ بھیجتے وقت تخصیص فرما دیا کریں۔ کہ ان کا روپیہ کس امانت میں جمع کیا جائے۔

ایک وہ امانت فنڈ ہے۔ جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے ارشاد کے ماتحت احباب ۱۹۳۴ء کے اخیر سے ایسا روپیہ بھیج رہے ہیں جو تین سال تک واپس نہیں کیا جائیگا تین سال کے بعد یہ روپیہ یا تو نقدی کی صورت میں یا جائداد کی صورت میں واپس کیا جائے گا۔ اس امانت کے روپیہ کو "تحریک امانت جائداد" کے نام سے بھیجا جایا کرے۔

علاوہ ازیں اکتوبر ۳۶ء کی مجلس مشاورت میں حضرت امیر المومنین نے فرمایا تھا۔ کہ احباب اپنے فاضل روپیہ کو جسے انہوں نے مخصوص اغراض مثلاً شادی۔ بیاہ۔ تعلیم۔ تعمیر مکان یا خرید جائداد غیر منقولہ وغیرہ کے لئے جمع کیا ہو۔ جب تک اس کے خرچ کرنے کی ضرورت نہ ہو۔ بجائے اپنے پاس یا کسی بنک میں جمع کرنے کے یہاں صدر انجمن کے خزانہ میں داخل کر دیں۔ اس روپیہ کو بھیجتے وقت احباب کو "ذاتی امانت" کے الفاظ استعمال کرنے چاہئیں۔ اور جمع کرنے والے احباب کا نام اور عہدہ وغیرہ وضاحت کے ساتھ تحریر فرمانا چاہیئے۔ تا حسابات کے کھولنے اور اندراجات کے کرنے میں غلطی کے امکان کو گھٹا یا جائے

(ناظر بیت المال قادیان)

ضروری تصحیح

اخبار الفضل مورخہ ۱۱ فروری ۳۷ء میں غیر ممالک بیرون ہند کے بیعت کرنے والوں کی جو فہرست شائع ہوئی ہے۔ اس میں پہلے چار نام Kampala کے شائع کئے گئے ہیں۔ مگر یہ چاروں اصحاب ٹبورا Tabora (ٹانگانیکا) کے ہیں

دی کیمل فونٹین قلم

"کیمل" کا فونٹین قلم ہندوستان کے ہر دلعزیز قلموں میں سے ہے یہ ٹوٹتا نہیں ہے۔ اس کی نب ۱۴ کیرٹ گولڈ کی طلائی نب ہے ہینڈز اور کلپ رولڈ گولڈ یعنی نقلی سونے کے ہیں اس کے رنگ مختلف ہوتے ہیں۔ اور نب ہر طرح کی لکھائی کے لئے موزوں ہے۔ آزادی سے لکھنے کی ضمانت دی جاتی ہے ایسے نفیس قلموں کے لئے غیر معمولی کم قیمت رکھی گئی ہے سٹینڈرڈ سائز وعام معیار جسامت کے لئے چار روپے ۸ آنے
ہیکگونیل وشش پہلو کے لئے ۵ روپے۔
سینئیر یعنی اعلےٰ کے لئے ۶ روپے
لائف ٹائم زندگی کے ساتھ جانے والا ۸ روپے

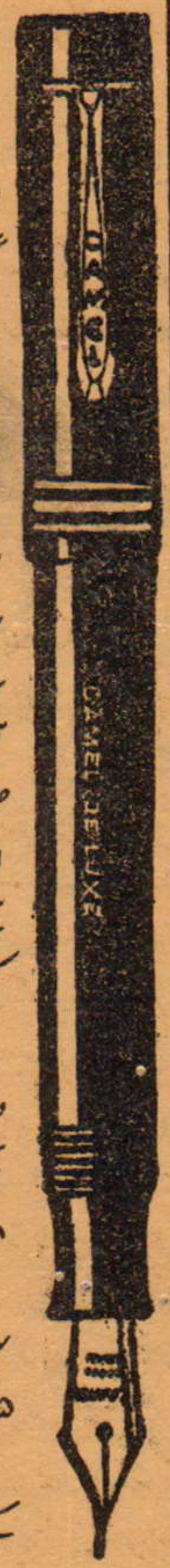

سول ایجنٹ
ہارن بائی فونٹین پین
ڈپو ۲۰۴ ہارن بائی روڈ بمبئی
THE HORNBY FUNNTAIN PEN DEPOT
204 HORNBY ROAD
FORT BOMBAY.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قابل توجہ سیکرٹریان وصایا

قبل اس کے متواتر اعلان ہو چکے ہیں۔ کہ مجلس مشاورت اکتوبر ۱۹۳۶ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سلسلہ کی مالی مشکلات کے متعلق تحریک فرمائی تھی۔ کہ موصیان حصہ آمد تین سال کے لئے اپنی اپنی وصایا میں اضافہ کر دیں۔ اور حصہ جائیداد زندگی میں ادا کرنے کی کوشش کریں۔ حضور کی آواز پر جماعت کے مخلص دوستوں نے فوراً لبیک کہتے ہوئے اپنی وصایا میں اضافہ کر کے بھیجدیا۔ مگر ابھی تک بعض دوستوں کی طرف سے اضافہ حصہ آمد کی اطلاع نہیں آئی۔ آپ بہت جلد ان دوستوں کو جن کیطرف سے ابھی تک اضافہ حصہ آمد وصیت نہیں ہوا توجہ دلائیں مجلس مشاورت ۲۶ مارچ ۱۹۳۶ء تک سب موصیان حصہ آمد کی طرف سے اضافہ کی اطلاع دفتر ہذا میں آجانی چاہیئے۔

سیکرٹری مقبرہ بہشتی۔ قادیان

لائل پور میں تبلیغی ہفتہ

۴ مارچ سے لیکر ۱۲ مارچ تک لائلپور میں میلہ منڈی تھی۔ اس لئے ان دنوں روزانہ رات کے وقت مسجد فضل لائل پور میں تبلیغی لیکچر ہوتے رہے۔ اور مندرجہ ذیل احباب نے تقاریر کیں :-

قاضی محمد نذیر صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ قاضی محمد بشیر صاحب۔ شیخ عبد الرب صاحب۔ مستری محمد صدیق صاحب۔ ملک حسن محمد صاحب۔ مستری محمد عبد اللہ صاحب۔ شیخ محمد یوسف صاحب۔ مسٹر ناصر احمد صاحب۔

ان دنوں ارد گرد کے جو غیر احمدی احباب شامل جلسہ ہوتے رہے۔ وہ خدا کے فضل سے اچھا اثر لے کر گئے۔ ان ایام میں دن کے وقت ٹریکٹ بھی تقسیم کرائے گئے۔

خاکسار۔ محمد یوسف

اندرون قادیان

قابل فروخت مکان

۱- ایک خام مکان

مسجد مبارک سے دو تین منٹ کے فاصلہ پر واقع ہے۔ مکانیت۔ ایک دالان قریباً ۱۰×۲۵ فٹ۔ ایک بیٹھک باورچیخانہ

۲- ایک پختہ مکان

جو تین الگ الگ مکانوں کا مجموعہ ہے۔ دو نیچے اور ایک اوپر چوبارہ۔ نلکا تینوں مکانوں کا ہے۔ اندرون قصبہ بطرف شرق واقعہ ہے۔ تفصیل قیمت کیلئے پتہ ذیل سے طے کریں۔

کتاب گھر قادیان

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں بھی خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمائیے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے۔ بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے ۸ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ جوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی بہی ہے اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عہ) نوٹ :- فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگائیے۔ ہر مرض کی مجرب دوا منگائیے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔ ملنے کا پتہ :- مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

اکسیر دمہ

اگرچہ بیماری تو ہر ایک ہی تکلیف دہ ہوتی ہے۔ مگر مرض دمہ سے تو خدا کی پناہ۔ کیونکہ یہ ایسا نامراد مرض ہے کہ اس کی وجہ سے نہ اٹھتے نہ بیٹھتے نہ سوتے نہ جاگتے نہ چلتے نہ پھرتے۔ حتیٰ کہ انسان کو کسی پہلو چین نہیں آتا۔ ہمنے سالہا سال کی محنت شاقہ اور وسیع تجربہ کے بعد اکسیر دمہ نامی دوا تیار کی ہے۔ جو انشاء اللہ زیادہ سے زیادہ دو ہفتہ کے استعمال سے اس ظالم مرض سے چھٹکارا کرا دیتی ہے۔ جس کے ایک دفعہ استعمال کی وہ ہمیشہ کے لئے گرویدہ ہو گیا۔ قیمت تین روپیہ محصولڈاک علاوہ

ملک شیر محمد خاں صاحب رئیس کوٹ رحمت خاں ضلع شیخوپورہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ

"جلسہ سالانہ پر جو میں آپ سے اکسیر دمہ اور اکسیر البدن و اکسیر الرایا۔ استعمال کیں۔ حیران ہوتا ہوں کہ یہ نسخے آپ نے کہاں سے حاصل کیے تھے اگر میں پورا پورا بیان کروں تو انشاء اللہ فلک بھی سر بسجود ہو جائے۔ ان کی بے نظیر خوبیاں صرف استعمال سے ہی تعلق رکھتی ہیں۔ آپ کی ان ادویہ سے بفضل خدا جنتی بھی ... پوری طاقت سے ... ہو جاتی ہے آپکی محنت اور سعی پر بے ساختہ جزاکم اللہ احسن الجزا کے الفاظ نکلتے ہیں۔ جلسہ پر جو تکلیفات زبانی بیان کی گئی تھیں۔ ان ادویہ سے وہ سب دور ہو گئیں۔ اور اب میں پوری صحت کے ساتھ ..."

سید حسین صاحب بانکا ضلع بھاگلپور سے لکھتے ہیں کہ :-

"آپ کے ہاں سے کئی ایک اشخاص نے اس جگہ دمہ وغیرہ کی دوائیں منگوائیں۔ خدا کے فضل سے سب کو آرام ہو گیا۔ آپ کی ادویات واقعی بے نظیر ہیں۔ سب استعمال کرنے والے بہت تعریف کر رہے ہیں۔ لہٰذا اب اور حسب ذیل ادویہ.... بذریعہ وی۔ پی جلد بھیجدیجئے"

ملنے کا پتہ

منیجر نور اینڈ سنز۔ نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

مخزن نعمت

پانچواں اڈیشن

وغیرہ مربے چٹنیاں اچار شربت

کتاب "مخزن نعمت" میں ہر قسم کے ماکولات مثلاً ہر قسم کے سالن ہر طرح کی سبزیاں شب دیگ قسم قسم کے پلاؤ زردہ متنجن بریانی دوپیازے قسم قسم کے کباب بھرتے۔ دالیں مچھلی بڑے وغیرہ انواع واقسام کے مقوی حلوے کئی قسم کی کھیریں اور کھچڑیاں سویاں پڈنگ قسم قسم کے نان پراٹھے۔ دوپڑ۔ پوری کتلمہ باقرخانی پھینی طرح طرح کی خستہ اور لذیذ مٹھائیاں مثلاً بالوشاہی جلیبی شکرپارہ۔ کھجور۔ گلاب جامن قسم قسم کے لڈو گل گلے پیڑے برفی قلاقند ریوڑی۔ گزک۔ رس گلے۔ الائچی دانے۔ اکریاں اور اندرسہ وغیرہ اور انواع واقسام کے مفرح اور خوش ذائقہ شربت مثل بادام سیب انار خشخاش۔ شہتوت لیموں۔ صندل۔ بنفشہ عناب سکنجبین تیار کرنے کی ترکیبیں درج ہیں۔ ہر قسم کے اچار اور ہر طرح کے مربے تیار کرنا نیز بگڑتے ہوئے کھانوں کو درست کر لینا مچھلی کا کانٹا گلانے کی ترکیب۔ تازہ اور باسی دودھ کی پہچان۔ گندے انڈوں کی شناخت۔ مکھن۔ گھی۔ اور پنیر کے متعلق ہدایات اور کھانا کھانے اور کھلانے کے پسندیدہ طریقے اور آداب درج ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ مع محصولڈاک

ہندوستانی کتب خانہ ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

قابل توجہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

حصہ آمد اور حصہ جائداد وصایا کے متعلق شکایت ہے۔ کہ محصل یا سکرٹریان مال مذکورہ بالا مدات کی رقمیں بعض دفعہ دوسرے چندوں میں داخل کر دیتے ہیں۔ جب موصیوں سے مطالبہ کیا جاتا ہے۔ تو وہ ادائیگی رقوم کی رسیدات مقامی جماعت کے عہدہ داروں کی پیش کرتے ہیں۔ اور ساتھ پریشان بھی ہوتے ہیں آئندہ کے لئے حصہ آمد اور حصہ جائداد اور شرط اول و اعلان وصایا کا چندہ داخل خزانہ کرتے وقت نمبر وصیت دے دیا کریں۔ اگر نمبر وصیت یاد نہ ہو۔ تو کم از کم چندہ وصیت کا لفظ ہی لکھ دیا کریں۔ تاکہ غلطی نہ ہو۔

سکرٹری مقبرہ بہشتی ۔ قادیان

دہلی میں عظیم الشان ویدک یونانی دواخانہ

اہل ہند و بیرونی ممالک کے دوستوں کو مژدہ

دہلی میں عظیم الشان ویدک یونانی دواخانہ بازار لال کنواں زینت محل میں زیر سرپرستی عالیجناب فخر خاندان شریفی شمس الحکماء حکیم عبد الغنی خان صاحب رئیس اعظم دہلی جو کہ حکیم اجمل خان صاحب مرحوم کے خاندان کی ان مایہ ناز ہستیوں میں سے ہیں۔ جن کو مرحوم ان کی ذہانت۔ قابلیت اور ان کے کامل طبیب ہونے کی وجہ سے اپنی زندگی میں اپنی بجائے باہر مریضوں کے معالجہ کے لئے روانہ کیا کرتے تھے۔ جاری کیا گیا یہ دواخانہ مشترکہ سرمایہ سے اس قدر کثیر رقم سے جاری ہوا ہے۔ کہ دہلی کا کوئی دوسرا دواخانہ اس کی نظیر پیش نہیں کر سکتا۔ ویدک یونانی دواخانہ دہلی کے مطمح نظر طب یونانی کو دوبارہ فروغ دینا ہے۔ پس جس دواخانہ کا مقصد اعظم طب یونانی کا احیا ہو۔ اس کے مخصوص مجربات اور مفرد و مرکب ادویہ کے متعلق اشتہاری الفاظ استعمال کرنا بے سود ہیں۔ ویدک یونانی دواخانہ دہلی طب اور ویدک کے کامیاب اور مجرب نسخہ جات کا مخزن ہے۔ اور شاہی اطبا کے وہ خاص الخاص **نسخے** ۔ جو صرف راجاؤں۔ مہاراجاؤں اور نوابوں کو ہی ہوتے تھے مناسب قیمتوں پر ہر خاص و عام کو اس دواخانہ سے مہیا ہو سکتے ہیں۔ یہ مخصوص مجربات حضرت حکیم نورالدین صاحب بھیروی جو کہ شاہی اطبا میں سے تھے۔ اور جن کو اگر اپنے وقت کا ارسطو اور جالینوس ثانی کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ اور حکیم عبد الغنی خان صاحب جو کہ خاندانی لحاظ سے بھی اور کامل طبیب ہونے کی وجہ سے بھی حکیم اجمل خان صاحب مرحوم کے صحیح معنوں میں جانشین ہیں۔ اور وید مان سنگھ صاحب مرحوم سکرٹری طبیہ کالج دہلی کے سالہا سال کی جانکاہ مشقتوں اور طبی تجربوں کے کامیاب نتیجے ہیں جن کو جدید سائنٹفک طریقوں سے تیار کیا گیا ہے۔ برص۔ دق۔ نرینہ اولاد۔ قوت باہ۔ سرعت۔ انزال۔ آتشک۔ سوزاک۔ بواسیر بادی ہو یا خونی اور نسوانی امراض مثلاً اسقاط حمل۔ سیلان الرحم وغیرہ کے نہایت بہترین اور کامیاب نسخے موجود ہیں۔ جو کہ تیسرے روز ہی اپنا جادو کا اثر دکھاتے ہیں۔ آج ہی حالات مرض لکھیں۔ اور دہلی کی مایہ ناز ہستی حکیم عبد الغنی خان صاحب کے طبی لاثانی تجربوں سے فائدہ اٹھائیں۔ فہرست دواخانہ خط لکھ کر مفت طلب فرمائیں۔ نوٹ ۔ باہر کے مریضوں کے لئے اگر وہ آنے سے پیشتر اطلاع دیں۔ تو ان کی رہائش کا خاطر خواہ انتظام کر دیا جاتا ہے۔

مینیجر ویدک یونانی دواخانہ زینت محل دہلی

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے مجرب نسخہ جات

آپ کے شاگرد کی دکان سے

حبوب عنبری رجسٹرڈ یہ گولیاں عنبر۔ مشک۔ موتی۔ زعفران اور دیگر قیمتی اجزا سے مرکب ہیں۔ ان گولیوں کا استعمال ان لوگوں کے لئے ہے۔ جن کی قوت رجولیت کم ہو چکی ہو۔ اعصاب سرد پڑ چکے ہوں۔ دل ٹھنڈا ہو گیا ہو۔ سر د رہنے لگا ہو چہرہ بے رونق حافظہ کمزور۔ اعضائے رئیسہ سرد پڑ چکے ہوں۔ کمر درد کرتا ہو کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو۔ ایسی حالت میں حبوب عنبری کا استعمال بجلی کا اثر دکھاتا ہے گئی ہوئی قوت واپس آجاتی ہے۔ دل میں خوشی و سرور پیدا ہوتا ہے۔ اعصاب یعنی پٹھے طاقتور ہو جاتے ہیں۔ اعضائے رئیسہ و شریفہ دل و دماغ طاقتور ہو جاتے ہیں جسم فربہ اور چست و چالاک ہو جاتا ہے۔ گویا ضعیفی کی دشمن اور جوانی کی محافظ ہے۔ جائز حاجت مند آرڈر روانہ کریں۔ حبوب عنبری کے ایک بار کے کھانے سے چالیس سال تک مقوی ادویات سے چھٹی ہوتی ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی ۵ا روپے

حبّ مفید النساء

یہ گولیاں عورتوں کی مشکل ہیں۔ ان کے استعمال سے ایام ماہواری کی بیقاعدگی۔ کم آنا زیادہ آنا۔ ٹلوں کا درد۔ کمر درد۔ کولہوں کا درد۔ متلی۔ بتے۔ چہرہ کی بے رونقی۔ چہرہ کی چھائیاں ہاتھ پاؤں کی جلن۔ اولاد کا نہ ہونا۔ وغیرہ سب امراض دور ہو جاتے ہیں اور بفضل خدا اولاد کا منہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک عہ

مفرح مروارید عنبری یہ ان قیمتی اجزاء سے مرکب ہے۔ موتی۔ یاقوت۔ زمرد زہر مہرہ خطائی۔ عنبر۔ اشہب۔ کستوری نیپالی۔ کشتہ عقیق۔ کشتہ مرجان۔ گشتہ یشب زعفران وغیرہ یہ بے نظیر مرکب دل۔ دماغ جگر کو طاقت دیتی ہے۔ حافظہ کو بڑھاتی ہے۔ خفقان۔ نسیان کی دشمن ہے۔ خون کی کمی سر کے چکروں کو دور کرتی ہے۔ دل میں خوشی و سرور پیدا کرتی ہے۔ دماغی کام کرنے والوں کے لئے اکسیر صفت ہے۔ دل کو قوی بدن کو موٹا چہرہ کو بارونق بناتی ہے۔ ایسی مستورات جن کا دل دھڑکتا ہو۔ رحم کمزور ہو۔ ضعف جگر ہو۔ اسقاط حمل یا اٹھرا کی شکایت ہو ان کے لئے مسیحائی اثر رکھتی ہے۔ ایام ماہواری کی کمی بیشی کو اصلی حالت پر لاتی ہے بوڑھے جوان۔ مرد عورت کے لئے اکسیر ثابت ہو چکی ہے۔

قیمت فی ڈبیہ پانچ تولہ (ایک روپیہ ۱۲/) تین روپے ۱۲ آنے۔

تریاق معدہ و امعاء

یہ ایسا لاجواب مفید ترین پوڈر ہے۔ جس کے استعمال سے پیٹ کی ہر قسم کی شکایت دور ہوتی ہے۔ درد شکم۔ اپھارہ۔ بدہضمی گڑگڑاہٹ۔ کھٹے ڈکار۔ متلی۔ قے۔ بار بار پاخانہ آنا۔ اور ہیضہ کے لئے تو اکسیر اعظم ہے۔ اس کا ہر گھر میں رہنا از حد ضروری ہے۔ ہر موسم میں اس کی ضرورت رہتی ہے۔ مندرجہ بالا بیماریوں کا تریاق ہے۔ قیمت دو اونس کی شیشی بارہ آنہ علاوہ محصول

المشتہر حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ

نورالدین اعظم اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لاہور۔ ۱۷ مارچ معلوم ہوا ہے کہ پنجاب اسمبلی کا پہلا اجلاس ۵ اپریل کو کسی سرکاری افسر کے زیر صدارت منعقد ہوگا۔ سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کا انتخاب ۶ اپریل کو ہوگا۔

کلکتہ ۱۷ مارچ مسٹر سوبھاش چندر بوس۔ جو اس وقت تک محبوس چلے آرہے تھے۔ آج شام کو رہا کر دیئے گئے۔

جالندھر: ۱۷ مارچ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ڈاکٹر حمید اللہ بیگ ملک برکت علی کے انتخاب کے خلاف عذرداری کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر حمید اللہ بیگ ۹۰ ووٹوں کی کمی سے ناکام رہے تھے ڈاکٹر صاحب عذرداری میں ان بے قاعدگیوں کا ذکر کریں گے۔ جو انتخابات میں عمل میں آئیں۔

ویلنشیا ۱۷ مارچ۔ گواڈلاجارا کے محاذ پر سرکاری فوجوں کی پیشقدمی کے متعلق ایک اعلان شائع کیا گیا ہے کہ اس محاذ پر چار گھنٹے کی خونریز جنگ میں چھ ہزار اطالوی ہلاک ہوئے اور باقی فوجیں سامان حرب کا بہت بڑا ذخیرہ میدان میں چھوڑ کر پسپا ہو گئیں

دہلی۔ ۱۷ مارچ رائٹر کی طرف سے اس امر کی ایک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حکومت کسی صورت میں بھی کانگرسی لیڈروں کو گورنروں کے اختیارات خصوصی کے استعمال کے متعلق اطمینان نہیں دلائے گی۔ اور نہ ہی وہ ایسا کرنے کی مجاز ہے۔ یونائیٹڈ پریس نے اس اطلاع کو بالکل بے سروپا بیان کیا ہے۔

لاہور۔ ۱۷ مارچ۔ ایڈیٹر روزنامہ کرم دین نے لکھا ہے۔ کہ اخبار کے ۱۴ مارچ کے پرچہ میں کسی ہندو کی جو تحریر شائع ہوئی ہے۔ اور جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شان میں دریدہ دہنی کی گئی۔ وہ میری غیر حاضری میں شائع ہوئی جس کے متعلق میں افسوس اور ندامت کا اظہار کرتا ہوں۔

نئی دہلی ۱۷ مارچ لیجسلیٹو اسمبلی میں کانگرس پارٹی کی طرف سے مسودہ قانون مالیات میں ایک دفعہ میں یہ ترمیم پیش کی گئی تھی کہ نمک پر ایک روپیہ ۴ آنہ محصول کی بجائے ایک روپیہ محصول لگایا جائے۔ لیکن یہ ترمیم ۵۳ اور ۵۱ آراء کے تناسب سے گر گئی۔

لنڈن۔ ۱۷ مارچ۔ اخبار "مارننگ پوسٹ" کا نامہ نگار روما لکھتا ہے۔ کہ بحیرہ احمر کے متعلق فسطائی حکومت کی حکمت عملی کی تقویت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ اطالیہ کے ایک قابل ترین انسان امیر البحر ڈلفینو کو ارٹریا کا گورنر مقرر کیا گیا ہے۔ اطالیہ کی نوآبادیات کے متعلق حکمت عملی کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ گورنری کا عہدہ ایک بحری آدمی کے سپرد کیا گیا ہے۔

برلن۔ ۱۷ مارچ جنرل گوئرنگ نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا۔ کہ ہمیں اپنی تلواروں کو صیقل کرنا چاہیئے کیونکہ یہی امن کو برقرار رکھنے کا ایک ذریعہ ہے۔ مزید کہا۔ کہ جرمنی کی افواج اپنے وطن کی عزت و حفاظت کے لئے ہر چیز قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ان لوگوں کو جو ہر ہٹلر اور جرمنی پر بزدلانہ حملے کرتے ہیں متنبہ رہنا چاہیئے کہ ہر ہٹلر کی حفاظت کرنے کے لئے ہماری فوجیں بہت زیادہ مضبوط ہیں۔ اور کسی کو جرمنی پر حملہ کرنے کی جرأت نہیں ہو سکتی

لنڈن۔ ۱۷ مارچ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ تاجپوشی کے موقع پر ملکہ الزبتھ کے لئے ایک خاص تاج بنایا جائیگا۔ اس تاج میں مشہور عالم ہیرہ کوہ نور اور لاہور کا ایک ہیرہ استعمال کیا جائیگا جسے ۱۸۵۱ء میں ایسٹ انڈیا کمپنی نے ملکہ وکٹوریہ کی خدمت میں تحفتہً پیش کیا تھا۔

امرتسر۔ ۱۷ مارچ۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۶ آنے سے ۳ روپے ۸ آنے تک نخود حاضر ۲ روپے ۴ آنے ۳ پائی کھانڈ دیسی ۷ روپیہ ۴ آنے سے ۷ روپیہ ۱۲ آنے روئی ۱۷ روپے ۴ آنہ سونا ۳۶ روپے ۱ آنہ ۴ پائی اور چاندی ۵۳ روپے ۴ آنے ہے

نئی دہلی ۱۷ مارچ۔ وزیرستان کے متعلق جو تازہ اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وزیرستان کے شمالی حصہ میں صورت حالات نازک ہو رہی ہے۔ کیونکہ فقیر ایپی اور اس کے ساتھی قبائل میں زبردست پراپیگنڈا کر رہے ہیں۔ بنوں کے ضلع میں پولیس کے ایک تھانہ پر حملہ کیا گیا۔ مگر حکومت کی طرف سے پٹھانوں کے حملہ کا پورا جواب دیا گیا۔

دہلی ۱۷ مارچ۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں پنڈت جواہر لال نہرو نے جب اعلان کیا۔ کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی نے وزارتیں قبول کرنے کے متعلق جو قرارداد منظور کی ہے۔ بابو راجندر پرشاد آل انڈیا کانگرس کمیٹی کی منظوری کے لئے اسے اجلاس میں پیش کریں گے۔ تو سردار سردول سنگھ نے عہدوں کے قبول کرنے کی پالیسی کی شدید مذمت کی اور کہا۔ کہ کانگرس نے گذشتہ قراردادوں میں اعلان کیا تھا۔ کہ وہ نئے آئین کو رد کر دے گی لیکن آج یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ کانگرس اسی آئین کی حدود کے اندر رہ کر کام کرے گی۔ یہ سراسر دھوکا اور فریب ہے۔

لنڈن ۱۷ مارچ۔ ملک معظم نے مسٹر نیول چیمبرلین وزیر مالیہ کی وساطت سے دارالعوام کو ایک پیغام بھیجا ہے جسے صدر نے پڑھ کر ارکان کو سنایا اس پیغام کا مطلب یہ ہے۔ کہ انتقال تاج شاہی سے پیدا شدہ حالات کے پیش نظر شاہی خاندان کے ارکان کی تنخواہوں میں تغیر و تبدل کیا جائے۔ ملک معظم نے شاہی خاندان کے جن ارکان کی تنخواہ کا معاملہ پیش کیا ہے ان میں ڈیوک آف ونڈسر کا کوئی ذکر نہیں آیا۔

ناگپور ۱۷ مارچ۔ ایک سرکاری بیان مظہر ہے۔ کہ برار میں انتخابات کے موقع پر باغیانہ تقریریں کرنے کے الزام میں جن لوگوں کے خلاف مقدمات زیر سماعت ہیں۔ ان کے متعلق حکومت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ پُرامن حالات کے قیام کے پیش نظر تمام مقدمات واپس لے لیئے جائیں۔

لکھنؤ ۱۷ مارچ۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ صوبہ یو پی میں انتہا پسند کانگرسیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے سر تیج بہادر سپرو کی قیادت میں یو پی کے غیر کانگرسی عناصر پر مشتمل ایک غیر فرقہ وار پارٹی بنانے کی تجویز زیر غور ہے۔ اگر اس تجویز کو جامہ عمل پہنایا گیا۔ تو بہت سی سیاسی انجمنیں اس میں شامل ہو جائیں گی۔

دہلی ۱۷ مارچ۔ عنقریب حکومت ہند کی طرف سے فیڈرل کورٹ کے دو ججوں کے تقرر کا اعلان کر دیا جائے گا یقینی طور پر کہا جاتا ہے۔ کہ مسلمان جج الہ آباد ہائی کورٹ کے چیف جج سر شاہ محمد سلیمان ہونگے۔ ہندو جج کے متعلق ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ مسٹر ایم آر جیکار کو یہ عہدہ سپرد کیا جائے گا۔

لنڈن ۱۷ مارچ۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ کل شام مشہور برطانی مدبر سر آسٹن چیمبرلین حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال کر گئے۔ ان کی عمر ۷۴ سال کی تھی۔ ان کی تمام عمر سیاست میں ہی گزری ہے۔ اور دس مرتبہ وہ برطانی کابینہ کے وزیر مقرر ہوتے رہے ہیں۔

پیرس ۱۷ مارچ فسطائیوں اور ان کے مخالفین کے درمیان یہاں ایک سخت بلوہ ہو گیا۔ جس کے نتیجہ میں ۴ بلوائی اور ۲ پولیس کے آدمی ہلاک اور ۲۰۰ مجروح ہوئے۔ فساد میں ہزاروں اشخاص شامل تھے۔ جنہوں نے ایک دوسرے پر پتھر۔ بوتلیں اور لوہے کے ٹکڑے پھینکے۔ اور گولیاں چلائیں۔

کوئٹہ ۱۷ مارچ۔ کل سبی میں ۳ بجے بعد دوپہر زلزلہ کا ایک جھٹکہ محسوس کیا گیا۔ اور اس کے بعد ایک اور جھٹکہ محسوس ہوا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی